

باغِ جَنّت



اِسْتَاذِ پَبْلِیْکَیْشَنز،
۴۱۹ - مَنیا محل، جامع مسجد، دہلی

بہتان لگانے کی سزا

امام احمد رحمہ اللہ نے جو شخص کسی مسلمان کو ایسی بات کی بہت لگائے کہ وہ بات اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بہت لگانے والے کو دوزخ میں ایسی جگہ ڈالے گا کہ جہاں دوزخی لوگوں کا خون اور پیچہ جمع ہوگا اور مرد یا عورت کو زنا کی بہت لگانے والے کو دنیا میں بھی شرمی سزا ہے کہ لوگوں کے ٹھانسنے اس کے شوہر سے یا رے سے جائیں۔

ڈاکو اور چور کی سزا

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے۔ جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے تو ان دونوں کے واسطے ہاتھ پہنچے پر سے کاٹ ڈالو۔ یہ ان کی کر توت کے بدلے بطور سزا اللہ کی طرف سے ہے۔ ڈاکو اور لشکر اور ستوں میں یا آبادیوں میں لوٹ مار کرے اور کسی کا مال بھی لے جائے اور اس کو مار بھی جاوے تو اس کی دنیا میں سزا ہے کہ حاکم وقت اسکے ہاتھ پاؤں کٹوا کر اس کو قتل کر دے یا اگر چاہے تو اس کو بھانسی دلائے اور نیزے سے اس کا پیٹ پھاڑ دیا جائے کہ تڑپ کر اس کی جان نکل جائے اور تین روز تک سبکے سامنے بھانسی پر شکاے رکھیں (کنز الدقائق)۔ اللہ کی پناہ! چوری کرنا اور لوٹ مار کرنا کتنا سنگین جرم ہے چور اور ڈاکو کی دنیا اور آخرت دونوں خراب ہیں۔

رذکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینے کی سزا

میراث اس مال اور اسباب کو کہتے ہیں جسکو کوئی مرنے والا چھوڑ کر مر جائے۔ اس مال اور سبب میں وارثوں کا حق ہوتا ہے بعض مسلمان ائمہ سے رذکیوں کا حق ادا نہیں کرتے اور ہندوؤں کی طرح بیواؤں اور یتیموں کے موقع پر کچھ دے کر پھینک دیتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی ہے۔ اللہ و رسول کی مخالفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کلمہ مانے لا اور اللہ کے قانون اور احکامات کو چھل جائیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں داخل کرے گا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیگا اور اسکو ذلت کی مار دیا جائے گی (سورۃ النساء) اور اسی اہم طور پر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض تمام عمر اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن میراث کے وقت میراث میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سیدھا دوزخ میں بھیجتا ہے۔ یاد رکھو جو شخص اپنے وارث

یعنی حقدار کو میراث کے مال سے محروم کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دے گا (ترمذی و مشکوٰۃ)
 پس جو نیک بندے اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر میراث کا مال تقسیم کرتے ہیں اور جھگڑا داروں کو پورا پورا حق دیتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر پیسے لے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں ان کو جنت کے ایسے باطن میں لے جا دے گا جہاں ان کے مکانوں کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ النساء فائدہ)

آپ ہر مسلمان کو لے کر چاہے اللہ و رسول کی نافرمانی کر کے دوزخ فریضے اور چاہے تابعداری کر کے جنت فریضے مسلمان بھائیو! یہ دنیا کی زندگی بہت قصوری سے۔ اللہ و رسول کو راضی کرو اور جب کوئی ضرر پایا کرے تو اس کا چھوڑا ہوا مال اور اسباب انصاف کے ساتھ مالوں سے دریافت کر کے حقداروں کو دے دیا کرو اور سب سے اچھا اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنی زندگی میں ہی سب کے حقے تقسیم کر دیئے جائیں اور حقداروں کو راضی کر لیا جائے

کافروں کے طریقے اختیار کرنے کی سزا

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے: **وَلَا تَتَّخِذُوا آلَ الْكَافِرِينَ ظَنَمًا قَتَلْتُمْ أَنْفُسَكُمْ**

یعنی: اور کفریوں سے ہماری نافرمانی کی ان کی طرف نہ جھکنا ورنہ ان کی طرح تم کو بھی دوزخ کی آگ لگے گی (سورۃ انعام فائدہ) مطلب یہ ہے کہ اسے مسلمانو! ہمارے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ کر تم کافروں اور ناسقوں کا طریقہ اختیار مت کرو ورنہ تم بھی ان کی طرح دوزخ کا مزا چکھو گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ اسی قوم میں سے ہے (احمد ابو داؤد) فائدہ

قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو شخص اللہ و رسول کے بتائے ہوئے طریقے کو چھوڑ کر کافروں اور ناسقوں کا سا طریقہ اختیار کرے تو وہ لگا کر لے میں انہی کے برابر ہے۔ اللہ کی پناہ! اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ ہر بات میں چال چلن میں صورت و شکل میں جینے اور مرنے میں، بیاد اور ثنادی میں، عبادت اور معاملات و عادات و دیگرہ میں محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرے اور سب طریقوں اور رسموں کو چھوڑ دے۔

ہم کفر و شرک تم سب چھوڑ دو	تم جوئے خوب یا ہوسے بڑی
تھوڑی جہنم کو کہتے ہو تم	نت کرو بہر خدا وہ دھم بد
قہرانی آگ سے بھرتے ہو تم	جنگی تم پاؤ نہ حسرت سے نہ

عیاں دہل سے راوست پر جلو
 اور جو راہیں ہیں ان پر مست جلو

مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر
قیامت میں ہر ایک آدمی اسی حالت میں اٹھایا جائے گا کہ جس حال میں وہ مرا ہو گا۔ فائدہ: اس حدیث شریف کا
مطلب یہ ہے کہ اگر ایمان کے ساتھ مرا ہے تو ایسا نہ رہی اٹھایا جائے گا اور اگر بے ایمان مرا ہے تو بے ایمان ہی اٹھایا
جائے گا اور فاسق و فاجر یعنی معصود صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف حالت میں مرا ہے تو اسی حالت میں اٹھایا
جائے گا۔ پس اسی میں میرا اور بھلائی اور نجات ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پاک پر چلے اور مرے۔

بیوہ کے نکاح کو عیب سمجھنے کی سزا

ہندوؤں کی محبت کی وجہ سے جہاں اور بہت سی دھرم مسلمانوں کے محلے کا بار بن گئی ہیں۔ اسی طرح ایک یہ دھرم
جی ہندوستان کے بعض مسلمانوں میں آگئی کہ بیوہ عورت کے نکاح کو عیب سمجھتے ہیں ایمان اور عقل کی بات یہ ہے کہ
جس طرح پہلے نکاح کو خوشی سے کرتے ہیں اسی طرح بیوہ کا نکاح خوشی سے کر دیا کریں، اللہ و رسول کے حکم کو عیب
سمجھنا ہے ایمانی کی نشانی ہے جس کی سزا دوزخ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی بیبیاں تھیں سوائے حضرت
عائشہ کے وہ کنواسی تھیں، بالی اور سب بیوہ تھیں، سب کے ایک ایک دو دو نکاح پہلے ہو چکے تھے اللہ کی پناہ۔
کیا تمہاری عزت ان سے جی بڑھ گئی، سب جلتے ہیں کہ بیوہ کے بٹھانے میں بعض جگہ ایسی غلطی ہوتی ہے کہ بادی
عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ حکایت ہے کہ:-

ایک بڑی نیک الفت بڑھیا نے اپنے مرنے کے وقت عورتوں کو جمع کیا اور نصیحت کی کہ بیوہ پیشو خیر دار ہو جاؤ کہ
جب کوئی بی بی بیوہ ہو جاوے تو اس کا نکاح ضرور کر دیا کریں اور بیوہ کو بھی چاہیے کہ وہ غلامی شرم کو چھوڑ کر
اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کر لیا کرے اسی میں بہتری ہے عزت ہے۔ میں نے اس دنیا کے سمندر میں بیوہ کو کر
اشی برس ایسی مشکل حالت میں گزارا ہے کہ میرا ہی دل جانتا ہے، اللہ ہی نے مجھے بچایا، ورنہ خبر نہیں کہ کہاں
کہاں مدد کلا کرتی، میں امید کرتی ہوں کہ سعادت مند بیبیاں اور سعادت مند مرد میری اس سچی خیر خواہی کی نصیحت
پر اپنا اپنا عمل کریں گے، تو اب میں دنیا سے رخصت ہوتی ہوں۔ اور کلمہ شریف: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
جند آواز سے پڑھ کر رخصت ہو گئیں۔ مسلمان بھائیو! بیوہ! کافروں کی رسموں کو چھوڑ دو، دیکھو! ہمارے پیارے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری چٹھی ہوئی سنت کو جاری کرے گا اس کو سو شہیدوں کے
برابر ثواب ملے گا۔ اسی طرح تو بیوہ بی بی اللہ و رسول کا حکم سمجھ کر نکاح کرے گی۔ اس کو بھی یہ ثواب ملے گا۔
البتہ اگر کسی ضروری وجہ سے نکاح کرنے کو دل نہ چاہے اور گناہ کرنے کا بھی ڈر نہ ہو یا بچوں کے پالنے میں خلل ہو
ایسی حالت میں نکاح نہ کرے تو کچھ حرج نہیں بلکہ بے شمار ثواب ملتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

تین چیزوں کو نہ کرنا تم دیر سے	جلد ہو دیں جس قدر بھی ہو سکے
جب جنازہ دیکھ لے اسے ورنہ	اُس کی پڑھ جا کر کے تو فوراً مساز
جس گھڑی وقت مساز آئے تیرا	کر تو اُقل وقت اُس کو ادا
جب کسی باد بکھلے پیوہ کو تو	کر نکاح جلدی سے اُس کا بچہ تو

کتا اور تصویر رکھنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اُس میں فرشتے نہیں جاتے (بخاری شریف) فائدہ
جس گھر میں کتا یا تصویر ہو یا قتل کی حاجت و لامل مرد یا عورت ہو جو مستی سے پڑا رہے اور نماز کا وقت ٹال دے تو اُس گھر میں وہ فرشتے نہیں جاتے جو رحمت اور برکت لے کر آتے ہیں فرشتوں کو ایسی چیزوں سے بہت نفرت ہے لیکن جو فرشتے ہمارے عمل لکھتے ہیں یا جان نکالتے ہیں وہ خدا کے حکم کو پورا کرنے کے لئے ایسی جگہ بھی جاتے ہیں اگرچہ اُن کو تکلیف ہوئی ہے۔

حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

تصویر بنانے والے کو قیامت میں بڑی سخت سزا ہوگی اور تصویر بنانے والوں کو حکم ہوگا کہ ان تصویروں میں جان بھی ڈالو اور وہ جان نہیں ڈال سکیں گے لیکن اللہ تعالیٰ اُن میں جان ڈال دے گا اور اُن بنانے والوں کا سر پیٹنے کے لئے اُن کو مقرر کر دے گا۔

مسکدے گتے کو شکار کے لئے یا مکان اور باغ یا کھیتی کی حفاظت کے لئے رکھنا درست ہے مگر اُس کو کھانا نہ پھونکے کہ وہ گان کو نہ متاںے۔ ایسی ضرورت میں گتے رکھنے کا گناہ ہوگا مگر رحمت کے لئے ان فرشتے بھی بھیجیں گے

گھنوں سے نیچے تہبند یا پانجامہ رکھنے کی سزا

رحمت عالم حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :-

گھنوں سے نیچا تہبند یا پانجامہ پہننے والا دوزخ میں جاوے گا۔ (بخاری شریف) فائدہ
تہبند یا پانجامہ گھنوں سے اونچا رکھنا چاہیے ورنہ اللہ کے رسول کا حکم نہ ماننے کی وجہ سے دوزخ میں جانا پڑے گا۔ یہ ایک ایسا ڈرانے والا حکم ہے کہ اُس کو سن لینے کے بعد مسلمان کو چاہئے کہ گھنوں سے نیچا تہبند اور پانجامہ

پہننا چھوڑ دے۔ البتہ عورتوں کو درست ہے کہ اتنا نہ پہنیں کہ پاؤں بکنا چاہے و حاک جائیں۔

رشتہ داروں کو چھوڑ دینے کی سزا

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :-

رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جاسکے گا۔ (بخاری شریف) فائبرہ
 ذرا ذرا سی بات میں جھگڑے نسا دکھڑے کر لیتے ہیں، انہیں شادی کے معاملے میں روکھ جھگڑے کہہ سکتے ہیں
 نہیں کی، کہیں رسم و رواج کی باتوں پر جھگڑ گئے، کہیں جائیداد وغیرہ کے مقدمات میں پھنس گئے، کہیں عین دین
 اور بات حیت اور کھانے پینے وغیرہ پر اکر گئے اور ملنا جلنا چھوڑ بیٹھے، ایسی باتوں کا بہت جلد شرع کے
 موافق فیصلہ کر کے اتفاق سے رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کریں، مال سے جال سے۔

دیکھو ایک روٹی اللہ کے واسطے کسی فقیر کو دو گئے تو دس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اور اگر ایک روٹی
 اپنے کسی رشتہ دار غریب بھائی بہن، بھوپھی، خالہ، چچا، تایا وغیرہ کو دو گئے تو بیس روٹیوں کا ثواب ملے گا، اسی
 طرح روپے پیسے اور کپڑے وغیرہ کے دینے میں بھی تو اب خود دیکھ سکتے ہو کہ نفع کس بات میں ہے۔

مسئلہ :- اگر کسی رشتہ دار سے خلاف شرع کام کر رہے ہو یا نا انصافی ہو جیسے غلام نہ بڑھتا ہو، رشتہ نہ بکھتا ہو
 یا شراہہ دیتا ہو، جو اکیلے ہو، بدکاری وغیرہ برا کام کرتا ہو ایسی حالت میں اس سے ملنا جلنا چھوڑ دینا درست
 مگر جب وہ توبہ کرے اور بڑے کام چھوڑ دے تو پھر میل جول کر لینا چاہئے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 میں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے
 بد سلوک کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ نیکی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں ان سے نرمی کرتا ہوں، وہ
 مجھ پر سختی کرتے ہیں اور گالیوں تک دیتے ہیں حضور نے فرمایا اگر یہ سچ ہے جو تم کہتے ہو تو رشتے دار تو ہائے سلوک
 بد سلوک کرنے کی سزا پاتے ہیں اور دو نفع میں جاتے ہیں، تم قسمی، نحو اور تم ان کے ساتھ احسان کرنے سے لگے
 سامنے بے عزت اور ذلیل نہ ہو گے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مدد کیواسطے ایک فرشتہ مقرر رہے گا جس تک تم اپنے
 اس طریقے پر عمل کرنے رہو گے۔ فائبرہ۔

اس حدیث شریف سے رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرنے کا اور ان کے
 ستانے کا اور اس پر صبر کرنے کا ثواب معلوم ہوا۔ اور بد سلوک کرنے والوں کی سزا معلوم ہوئی
 جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا۔

اپنی جان کے حقوق

معلوم ہونا چاہیے کہ ہماری جان کا مالک اللہ ہے اس نے ہم کو امانت کے طور پر رکھی ہے اور اس کی حفاظت کام کو حکم دیا ہے اپنے اختیار سے اس کی صحت اور قوت میں فرق نہ آنے دیں اور کوئی کام ایسا نہ کریں کہ جس سے جان پریشان ہو کیونکہ جب جان پریشان ہوگی تو اس کی قوت و صحت میں فرق آئے گا پھر دین اور دنیا کے کاموں میں بھی فرق پڑ جائے گا اس لئے اپنے اختیار کی باتوں کے کرنے میں احتیاط رکھیں جیسے بہت کھا لینا یا نقصان دینے والی چیزوں کا برتنا۔ یا میاں بیوی کو صحت میں زیادتی کرنا یا جن کاموں کی سہارہ ہو ان میں چڑنا یا آرام طلب بن جانا۔ کام کا حق لینے یا حق سے کرنا چھوڑ دینا یا نفل عبادت میں زیادتی کرنا یا مال کو فتنہ لانا۔

وَلْيَحْذَرُوا أَصْحَابَ الصُّلَّوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْمَرْكُومَةِ ۖ

تم نفل عبادت میں زیادتی نہ کرنا کیونکہ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے زیادہ مانگنے اور عبادت کرنے سے قوت و صحت میں فرق آئے گا۔ غائبہ۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نفل عبادت نماز، روزہ یا کوئی اور فضیلت جو اس کو اتنا نہ پڑ جائے کہ قوت و صحت میں فرق آئے، اور ارشاد فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ..

مسلمان کو نہ چاہیے کہ اپنی جان کو ذلیل اور پریشان کرے یعنی بڑا کام کر کے ذلیل ہو جائے جس کام کی سہارہ نہ ہو اس میں چکر پریشان ہو جائے اگر کوئی تکلیف کی بات غیر اختیاری تھا کی طرف سے آئے جیسے کوئی بیماری یا ٹھنڈی یا بے روزگاری یا کسی عذر کا مرض جانا وغیرہ تو اس پر صبر کرے اسے صبر ہی سے جان پریشان ہوگی اور قوت و صحت میں فرق آئے گا پھر نہ دین کا کام ہو گا اور نہ دنیا کا۔

کام کرنے کا سلیقہ چاہیے	اور سہل کاری سے بچنا چاہیے
دیکھتے کیا ہو بڑائی حسید کی	عیب اپنا بھی تو دیکھنا چاہیے
پہلے کوشش چاہیے ہر کام کی	پھر غصہ اپنا چھوڑ دینا چاہیے
دوسروں کو جس میں پہنچے فائدہ	کوئی تو ایسا کام کرنا چاہیے
ہو کر سے لوگوں کا جس جا پہ گھر	ایسی مجلس میں نہ جانا چاہیے

دی خدا نے عقل دجاں پریشان

سج راہ پر آن کو لگانا چاہیے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :-

ہو مسلمان حلال مال اس لئے لگے کہ بھیک مانگنے سے بچا رہے اور اس کوئی سے اپنے مال بچوں کے حق ادا کرے اور جو کے پڑوسی کا بھی خیال رکھے تو قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چمکے اور اس کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ **فائدہ**۔

اس حدیث شریف سے کاروبار، محنت مزدوری کرنے کی اور حلال مال کمانے کی اور بیوی بچوں کی خدمت اور پرورش کرنے کی بڑی معلوم ہوئی اور بیگاری اور آرام طلبی کی جڑ ہی کٹ گئی۔
مشہور ہے کہ :- کہ مزدوری ۱۰ اور کھا چوری ۱۰۔

مظلوم کو تکلیف دینے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

مظلوم یعنی کمزور کی بددعا سے بچو، اگرچہ مظلوم کافر ہی ہو ر بخاری ۱ **فائدہ**

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کسی مسلمان کو بلکہ کافر کو بھی ناحق تکلیف دینا اور ستا اور ست نہیں، کیونکہ مظلوم کمزور اور بکیں ہوتا ہے اس کی بددعا تیر کی طرح ملتی ہے اس لئے ظلم و ستم سے بچنا ضروری ہے۔

غصہ کرنے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے عرض کی :-

یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا مل بتلا دیجئے کہ جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ نے فرمایا "غصہ مت کرنا۔" پس تیسرے نے جنت ہے اور حضور نے پہلے دوستوں سے فرمایا کہ تم اپنے اندر پہلوان کس کو سمجھتے ہو۔ عرض کیا گیا، جس کو آدمی گرا نہ سکے۔ حضور نے فرمایا وہ پہلوان نہیں، بلکہ پہلوان وہ ہے جس کو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے کوئی شخص داخل نہ ہو گا۔ مگر جو اللہ کو ناامان کرے اپنا غصہ پھرا کرے۔ **فائدہ**۔

اللہ و رسول کی نافرمانی دیکھ کر غصہ کرنا تعریف کے قابل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے اور ایسا غصہ کرنا درست ہے اور فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو دیر میں غصہ آتا ہے اور جلدی آتا ہے اور بعض لوگوں کو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی آتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو غصہ جلدی آتا ہے اور دیر میں آتا ہے ان میں اچھا وہ ہے جس کو غصہ دیر میں آئے اور جلدی آتا ہے۔

خوب بچہ لو، خست آدمی کے دل میں ایک آگ کی چنگاری ہے کہ تم نے اس کی آنکھوں کا سرخ ہونا اور گردن کی رگوں کا پھول ہانا دیکھا ہوگا۔ یہ آگ کی گرمی کا اثر ہے۔ پس جب غصے کا اثر معلوم ہو تو عاجزی کے ساتھ زمین کو پیٹ جائے اور خیال کرے کہ سر کرناک میں مٹاؤں گا۔

عرس و خفقہ بقبض و کینہ غیبت و کوفہ رات دن کرتا ہے عمر بے تہا کیرا سٹے
ہے عکبر زربہ لا حاصل کر بعد از مرگ بس ایک ہی رتہ ہے سب خواہ دگڑا کیواسٹے
حق کی نافرمانیوں سے باز آؤ ہمارا آگ دوزخ کی بھڑکتی ہے سزا کیواسٹے
کلام دوزخ کے کرے اللہ جنت کا ہر امیدوار
قصر جنت ترنا ہے پارسا کے واسطے

پورا مسلمان کس کو کہتے ہیں؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص پورا مسلمان اسے ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان اور اس کے مال باپ اور اولاد سب آدمیوں اور چیزوں سے زیادہ پایمانہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)
فہرہ اسی حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس آدمی نے اپنے دل کی خواہش کو مٹایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر چلا اور سب چیزوں سے زیادہ آپ کی محبت کو دل میں بسایا اور آپ ہی کی محبت میں مر گیا وہی پورا مسلمان اور پکا ایمان دار ہے۔

یا اہل کتبے محبت ہی کی ہے دل میں باقی نہافت کسی کی
دلگ بچنے ہیں دل کے سب کھٹے، مجھے عشق محمدؐ میں ڈوبنے

نکاح کرنے کا بیان

جس مرد یا عورت کو کوئی مجبوری نکاح سے روکنے کی نہ ہو تو اس کے لئے اصل حکم یہی ہے کہ وہ نکاح کر لے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔
مناج ہے محتاج ہے وہ مرد جس کے بیوی نہ ہو۔ آپ کے اصحابوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر وہ مالدار ہو تو کیا پھر بھی محتاج ہے، آپ نے فرمایا ہاں چاہے وہ گنت ہی مالدار ہو۔

پھر حضورؐ نے فرمایا "محتاج ہے وہ عورت محتاج ہے وہ عورت کہ جس کا شوہر نہ ہو،
عرض کی گئی یا رسول اللہؐ اگر وہ عورت مالدار ہو تو کیا پھر بھی وہ محتاج ہے، فرمایا ہاں! چاہے وہ کتنی
ہی مالدار ہو، ق۔

یہ بات دیکھنے میں بھی آتی ہے کہ آدمی کتنا ہی مالدار ہو مگر بغیر بیوی کے آرام نہیں ہوتا اور جس
عورت کے شوہر نہ ہو اسے بھی راحت نہیں ملتی۔

حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

مے جو افراد کی جماعت جو شخص تم میں سے اپنے گھر کا خرچہ اٹھا سکتا ہے یعنی بیوی کے لئے مکان
روٹی، کپڑا، ان سب چیزوں کا انتظام کر سکتا ہو تو اس کو نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نظر کو سچی دیکھنے
والا اور شرم گاہ کو برے کام سے بچانے والا ہے۔ ق۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو آدمی بیوی کے حقوق ادا کر سکے اس کو نکاح نہ کرنا چاہئے
ورنہ دونوں کی زندگی خراب ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ سرور رہے گی۔

نکاح کرنے کی بزرگی

رحمت عالم حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:-

جب مرد اپنی بیوی کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی اپنے شوہر کو محبت کی نظر سے دیکھتی
ہے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور بیوی بچے والے شخص کی دو رکعت نماز
بڑھ کر ہے اس شخص کی بیاسی رکعتوں سے جو بیوی نہ رکھتا ہو اور اولاد جنت کے بچوں میں، جیسے جنت
کے بچوں سے فرحت ہوگی ویسی ہی فرحت دنیا میں اولاد کو دیکھ کر ہوتی ہے اور اولاد بے نکاح
کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ غرضیکہ نکاح کرنے میں بہت سے فائدے ہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی جسے
ہام سے بچ جاتا ہے۔ نیست خراب نہیں ہوتی اور سیاں بیوی کا پاس بیٹھ کر باتیں کرنا، ہنسی دل ملنے کی نافرمانی
نہادوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ پس جو مرد یا عورت خدا سے ڈر کر اس لئے نکاح کرے کہ میں بڑے
کام سے بچوں گا تو وہ خدا کے پیاروں میں ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ آدمی بھی خدا کے پیاروں میں ہو جاتا
ہے جو نکاح کرانے میں جانی یا مالی مدد کرتا ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا ذکر شریف

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیٹیوں سے چھوٹی ہیں اور مرتبہ میں سب سے بڑی اور بہت بڑی بیٹی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی بڑی مقبول ہیں اور مکر بلا کے جانے والے مظلوم شہید اعظم کی والدہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی جان کا ٹکڑا تسلیم فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میری فاطمہ جنت میں سب عورتوں کی سردار ہیں اور جس بات سے میری فاطمہ کو تکلیف پہنچے گی اس بات سے مجھ کو بھی تکلیف پہنچے گی۔ اگلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہؓ کی زندگی میں دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں تھا کہ اس سے آپ کو رنج ہوتا، اور آپ کے رنج سے حضور کو رنج ہوتا، حضور کو اپنی تابعدار بیٹا سے ایسا محبت تھی کہ جب آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو حضورؐ آپ کو دیکھ کر محبت کے جوش میں کھڑے ہو جاتے اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا بیٹھتے تھے۔ فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! دیکھو حضرت فاطمہؓ کا یہ عایشانِ مرتبہ اور اللہ و رسولؐ کی یہ محبت چاہت تابعدار کا کی وجہ سے تھی، اگر اللہ و رسولؐ کا پیارا بننا چاہتے ہو تو دین کی باتوں پر مقبولی سے جلو

حضرت فاطمہؓ کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت یہ بیان اس لئے لکھا جاتا ہے کہ مسلمان بھائی اور بہنیں اس بیان سے سبق حاصل کریں کیونکہ آج کل لوگوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کو چھوڑ دیا ہے اور رسم و رواج میں ایسے ڈوب گئے ہیں کہ ان کے اڑنے اور لڑکے کا نکاح کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اپنے باؤں میں آپ کلباڑا مارنا اور مصیبت خریدنا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کی بابت سب سے پہلے اس عظیم الشان نعمت کی درخواست حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم عمر ہونے کا عذر فرمادیا۔ پھر حضرت علیؓ نے شرماتے ہوئے عرض کی آپ بہت خوش ہوئے اسی وقت آپ پر اللہ تعالیٰ کا حکم بھی آگیا آپ نے ان کا پیشام منظور فرمایا۔ سب سے پہلے اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ کرنے کے وقت جتنی ہمیں لوگوں نے نکال رکھی تھیں سنت کے خلاف ہیں۔ پس زبانی بات جیت کافی ہے۔ اس وقت حضرت فاطمہؓ کی عمر ساڑھے پندرہ برس کی اور حضرت علیؓ کی انیس برس کی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح کے بند نکاح میں دیر کرنا اچھا نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دولہا عمر میں دلہن سے کسی قدر بڑا ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے اپنے خاص خادم حضرت انس سے فرمایا کہ ابو بکرؓ اور عمرؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور کچھ انصاری لوگوں کو بلاؤ۔ تب۔ سبق سیکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کے وقت اپنے عزیز و اقارب اور دوستوں کو بلا لینے میں کچھ حرج نہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ نکاح کی شہرت ہو جائے گی، مگر لوگوں کے جمع کرنے میں بہت کوشش نہ کی جائے۔ وقت پر بلاؤ، تکلف دو چار آدمی نکالنے جائیں۔ وہ سب حضرات حاضر ہو گئے، اسی وقت حضرت علیؓ موجود نہیں تھے، حضرت نے ایک غلبہ پڑھ کر عصر کے وقت نکاح کر دیا، یعنی سب کے سامنے فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح علیؓ کے ساتھ کر دیا۔ پھر کسی وقت حضرت علیؓ نے قرآن سے بھی فرمادیا کہ میں نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا بچے چھپے پھرنا سنت کے خلاف ہے اور چار سو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جو ہمارے حساب سے قریب ڈیڑھ سو روپے کے ہوتا ہے۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ مہر طلاق سے زیادہ باندنا بھی سنت کے خلاف ہے، پھر ہمارے تعقیب کئے گئے اور حضرت محمدؐ رضی اللہ عنہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کو اپنی خادمہ حضرت اُمّ ایمنؓ کے ساتھ حضرت علیؓ کے گھر بھیج دیا۔ سلمان بھائی اور بنو ادریسؓ یہ دو بھائی کی شادی اور رخصتی ہے۔ اگر شہنشاہ و جہاں علیؓ رضی اللہ عنہ وسلم چاہتے تو اٹھ قاتل آپؐ کو زمین و آسمان کے خزانے خرچ کرنے کے لئے دے دیتا، عمرؓ آپؐ نے اس میں بھی آخرت کے نفع کو مقدم رکھا اور امت کی شہرہ و ہیبت نظر رکھی کہ امت خرچ و غیرہ بڑھا کر مصیبت میں نہ پڑے۔ قرآن ہوں ہم اس نبیؐ کو رحمت عالم صل اللہ علیہ وسلم پر نکاح و شادی کرنے کا بھی ہم کو آسان فائزہ بنا دیتے کہ ان میں نہ بھات کی لات نہ بھات کا ساتھ نہ گانا نہ بھانا نہ رات ہی کو بھات کا آنا نہ کوئی برادری کی دشمن نہ دھام نہ باج نہ پٹاخا نہ کوئی گولہ نہ ڈوم نہ حمام نہ ہیر نہ پیر نہ درپوں ہیر کی بکھر نہ دھپا نیولا کا ٹنگ نہ برادری کی دیگ نہ کوئی ریشمیں جوڑا نہ سہاگہ پڑا نہ وہ ہا کے رشتہ داروں کے کپڑوں کا جوڑا نہ دکھانا نہ چلانا اور نہ نازوں کا گھونانا۔

پھر حضرت فاطمہؓ کی ناز پٹھ کر حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے پانی منگوایا۔ وہ ایک گھڑی کے پانی میں پانی لے آئیں۔ سبق سیکھو۔

اس سے معلوم ہوا کہ نئی دولہن کو ایسے شرم کرنا کہ جس میں چٹنا پھرنا نہ کھانا پینا اور اپنے ہاتھ سے کام کاج کرنا سب چھوڑ دیا جائے یہ بھی سنت کے خلاف ہے۔

ایک حکایت ہے کہ ایک لڑکی کا نکاح ہوا اور وہ اپنے شوہر کے گھر آئی۔ گھر برادری کی عورتوں سے بھلا ہوا تھا۔ مادی رات شرم کی وجہ سے لڑکی نہ پیشاب نہ کھانے کی تکلیف اٹھائی۔ آخر مجبور ہو کر پیشاب کی ضرورت بتلائی لڑکی فتن میں بیماری عظمیٰ بیتا تھا ایک ایک عادت اس کو اٹھا کر سٹے گئی جب تھپے پر آگئے تھے مگر تو عورتوں پاخانہ پر گر پڑیں اور پاخانہ میں دونوں کے کپڑے جھڑ گئے۔ چوٹ الگ آئی۔

بیوی ! دیکھنا تم نے سنت کے خلاف کام کرنے سے دنیا میں بھی تکلیف اور ذلت ہوتی کہ خوب ہنس اڑی۔ اور آخرت کی تکلیف سر پہ موجود رہی اور اس شرم میں غاروں کا چھوڑ دینا تو بڑے غضب انگیزی بات ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سبب دین اس پانی میں ڈالا اور اس پانی کو حضرت فاطمہ کے چہرے پر اور سینہ پر اور کندھوں کے درمیان کرپ چھڑکا اور یہ دعا فرمائی۔

”اے اللہ فاطمہ کو اور اس کی اولاد کو میری مخالفت میں دینا ہوں ان کو شیطان کے مکر و فریب سے بچانا۔“ پھر اسی طرح پانی چھڑکا اور دعا کرنا حضرت علیؑ کے ساتھ بھی کیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جاؤ اللہ کے نام کی برکت کے ساتھ اہلیم کرو۔ اور حضور تشریف لے آئے۔

گر لڑکی کا گھر نزدیک ہو تو یہ عمل کرنا باعث برکت ہے و از نواد بن حبیب اللہ

حضرت فاطمہؑ کا جہیز

سوت کی دو پٹائی چادریں، ایک لمبا، ایک گدا السی کی مچال سے بھرا ہوا، ایک تکیہ چھڑے کا کھجور کی شاخوں سے بھرا ہوا، ایک کٹڑی کا پیالہ، ایک مٹی کا گھڑا اور مشک پانی کے مے ایک چلی اور ایکس چار پائی۔ دروازہ دہ چاندی کے، ایکس سوک، چند چیزیں تھیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر طاقات اور گنجائش بروقت ضرورت کی ایسی چیزیں دینا جائز ہیں اور یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ جو کچھ دینا دلانا ہوتا ہے اپنی اولاد کے ساتھ ملکہ کرنا ہے پھر لوگوں کو دکھانے کی کیا ضرورت ہے مسلمانو! اس دکھاوے سے اور برادری کے جمع کرنے سے باز آ جاؤ۔ اسکا نہ لڑکے لڑکی کی شادی نصیبت بنادی ہے اسی گھر پر ایک تماشے سے بچو۔

حضرت علیؑ کا ولیمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ولیمہ یہ تھا کہ قریب ساڑھے تین سو بچے آئے کی دویٹوں کا کھجوروں سے میٹھا کیا ہوا مالیدہ۔ پس وہی دوستوں کو ایک ایک رقم کھلا دیا گیا۔ نہ آپ نے ولیمہ کرنے کے لئے قرعہ لیا

اور نہ طاق ہے زیادہ خرچ کیا نہ نام کرنا چاہا نہ خرچ بڑھایا۔ بس سنت کے موافق دلیہ سے کبیر کاوش
اور دکھا دے کے اپنی طاقت اور گنجائش کے موافق کھانا دانا کرنا درست ہے اور باعیش برکت ہے

مسواک کرنے کے فائدے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر بھوک امت کی تکلیف کا خیال نہ کرتا تو مسواک کا
کرنا فرض کر دیتا۔ مسواک کرنے کے بہت سے فائدے ہیں۔ سب سے چھوٹا فائدہ یہ ہے کہ منہ صاف رہتا
اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرنے کے وقت اللہ شریف منہ سے نکلے گا جو مرنے والے کی بخشش کا ذریعہ ہے
مسواک کرنے سے اللہ درمیں خوش ہوتے ہیں اور میں وضو میں مسواک نہ کرے گا اس سے شتر تجھے زیادہ
ثواب اس وضو میں ملتا ہے جن میں مسواک کیا ہو۔

حضرت فاطمہؓ کے موٹے کپڑے

محبت عالم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے حضورؐ
نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ سوٹ کے موٹے موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو بھرا اُسے
اور فرمایا: ”ہیاری بیو دنیا تکلیف کی جگہ ہے۔ جبر کا مقام ہے خوب مضبوطی سے مہلو، اللہ کے بندے غریب سے
گھبرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس دنیا کی تکلیفیں اٹھانے کے بدلے جنت میں بڑی بڑی نعمتیں بخشے گا۔“
حضرت فاطمہؓ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضورؐ نے آپؓ کو اس حال میں دیکھا کہ کپڑے
کی وجہ سے چہرہ اتر رہا ہے۔ حضورؐ نے آپؓ کے پیٹ پر ہاتھ مبارک رکھ کر بولا دعا کا اُسے اللہ پیٹ بھرنے
والے بھوکوں کے اور ادبچا کر نیوالے بچوں کے میری فاطمہ کا رتبہ بلند کر اور بھوک کی تکلیف سے اس کو بچاؤ
اس وقت آپؓ کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا، اور بھوک کی تکلیف سے جاتی رہی۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اس
مبارک دعا کے بعد پھر مجھ کو کبھی بھوک کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ایک دفعہ آپؓ ایک روٹی کا ٹکڑا لے کر حضورؐ کی خدمت میں آئیں اور عرض کی تھا جان میں نے
ایک روٹی پکائی تھی۔ اس میں سے یہ ٹکڑا آپؓ کے لئے لاتی ہوں حضورؐ نے لے کر کھا لیا اور فرمایا: ”بیو کج نہیں
روز کے بعد یہ روٹی کا تھم تیرے باپ کے پیٹ میں گیا ہے، اللہ اکبر کیا نرا شان ہے باپ کی اور بیٹی کی

بَلَّغِ النُّعْلَى بِكَمَالِهِ
حَسَنَةُ جَنَّتِ خَصَالِهِ
كَشَفَ السَّحَابَ بِجَمَالِهِ
صَلُّوا عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ
صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت فاطمہؑ کا چکی پینا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے دشمنوں سے چکی بیتی تھیں آپ کے نازک دھنوں میں نشان پڑ جاتے تھے اور چوہے کی آہٹ سے بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا بہت نگرہ تھا۔ ایک دفعہ شہنشاہ دو عالم حضرت علیؑ علیہ السلام کے پاس کچھ لٹائی غلام نصیحت میں آئے۔ حضورؑ نے اپنے اصحاب کی تقسیم کر دیے۔ حضرت علیؑ نے آپ سے فرمایا کہ فاطمہؑ تم بھی کوئی لٹائی غلام سے آؤ۔ کام کار کی تکلیف سے بچ جاؤ۔ آپ حضورؑ کے دل تشریف سے لگیں۔ اس وقت حضورؑ گھر میں نہ تھے۔ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر پہلی آئیں۔ جب حضورؑ تشریف لائے تو حضرت عائشہؑ نے فرمایا کہ فاطمہؑ آئیں تھیں۔ ان کو ایک خلوہ کی ضرورت ہے۔ حضورؑ عشاء کی نالہ پڑھ کر حضرت فاطمہؑ کے دل تشریف سے لگے اور بیٹھ کر فرمایا کہ بیٹی! تم میرے پاس خدمت گار! بیٹے گئے تھیں۔ یہاں کی مٹی خدمت گار تو دنیا میں آرام دیتا ہے۔ میں تم کو ایک ایسا وظیفہ بتلاتا ہوں جو آخرت میں آرام اور نفع پہنچائے جب سونے لگو۔ تینیس بار سبحان اللہ۔ اور تینیس بار الحمد للہ۔ اور پچیس بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ تا بعد از چنی اور تا بعد از داماؤ سے اپنے سچے غمخوار کافران مال شان دل و جان سے قبول کیا اور کچھ زندگ جبراس وظیفہ کو نہ چھوڑا اور خدمت گار بننے دینے کا کبھی دل میں خیال بھی نہ لائے۔ سبحان اللہ کیا خوب تعلیم ہے شہنشاہ دو عالم کی کہ ہر جگہ آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنا سکھاتے تھے۔ مالاکہ خدمت گار دے کر ان کی تکلیف سے بچانے کی تدبیر جی جی رنکر اس دنیا کے دکھ درد کی سہارہ کرنا ہی ان کے نئے آخرت کی معیض اور بھلائی کا اصل اختیار فرمایا۔

میرا دل اور میری جان مدینہ والے	تیرے اُدھ بول قربان مدینہ والے
شکل کے مطلب کا مجرب ہے مقبول ہے تو	اللہ اللہ تیری شان مدینہ والے
کام آتی ہے تیری ذات ہر گھپا کے	میری مشکل بھی ہر آسان مدینہ والے
تیرا در بھڑکے جاؤں تو کہاں جاؤں	میرے آقا میرے سلطان مدینہ والے
کیا خبر میرے گناہوں کا کیا ہو انجام	اڈ رہے ہیں میرے لسان مدینہ والے

تیری ہی محبت میں دنیا سے اڈ جاؤں

یہا عاشق کی ہے پہچان مدینہ والے

سلطان خیر! اور بہنوں حضرت علیؑ علیہ السلام کی تابعداری کی وفرت اور کفایت میں صبر کرو حضرت فاطمہؑ کے حالات شریف سے سبق سیکھو۔ خدا کو راضی کرو اور جنت حاصل کرو۔ جو وظیفہ بیان ہوا ہے کسب فاطمہؑ کے نام سے شہر ہے بہت ہی عالیشان وظیفہ بہت پانچوں نازوں کے بعد بھی خوش قسمت بندے پڑھتے ہیں اور سوتے وقت بھی پڑھا جاتا ہے دن بھر

کے ممکن بھی اتر جاتی ہے اور ثواب بھی یہ شائع مل جاتا ہے۔

بیوی کے حقوق جو مرد کے ذمہ ہیں

جاننا چاہیے کہ نکاح کی وجہ سے جو دنیا اور آخرت کے نایاب فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ میان بیوی میں محبت اور اتفاق پر متب حاصل ہوتے ہیں۔ محبت اور اتفاق کا ذریعہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق معلوم ہوں اور ان کو ادا بھی کرتے ہوں۔ اس لئے بطور فرائض کچھ حقوق رکھے جلتے ہیں تاکہ معلوم کر کے عمل کیا جائے۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھروالوں کو اسی آگ سے بچاؤ جس کا اندھن آدمی اور چتر ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:-

ہر ایک تم میں اپنے ماتحت پر اختیار رکھتا ہے اس لئے ہر ایک سے پوچھا جائے گا کہ تیرا وہ سپرد پر پڑی تھیں ان میں تم نے کیا کیا۔ چنانچہ عورت کے ذمہ مرد کا گھر بونا ہے اور اس کے بچوں پر بھی اختیار ہوتا ہے گھر والوں سے بھی گھروالوں کے بارے میں پوچھ ہوگی کہ تم نے اپنے گھروالوں کے حق ادا کئے ہیں یا نہیں!

قرآن و حدیث بتلا ہے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے ذمہ کچھ حقوق ہیں جن کے بارے میں ان سے پوچھ ہوگی۔ تو ہر مرد اور عورت کے لئے یہ بات ضروری ہوگی کہ اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اسے ادا ان کو شرع کے خلاف کاموں سے روکنے کی کوشش کرے۔ اب ہم اپنی حالت میں عذر کریں کہ ان حکم کے ساتھ کیا ہوتا ہے کہ نہ تو مرد ہی ان حقوق کو ادا کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں اور نہ عورتیں ادا کرتی ہیں۔ عذر بھی ایسی اٹھا سکتی ہیں کہ مردوں کو کھل دیا۔ چلا دیا۔ اور اگر کوئی بچہ ہوا تو اس کو بٹنگ دیا۔ متا دیا اور ان کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ ہماری اصل گنتی ہے اور کہاں خرچ کرنے کی ضرورت ہے اور کتنا خرچ کرنا چاہیے۔ نہ خرچ کرنے کا خیال نہ اولاد کو دین سکھانے کا خیال۔ اسی طرح مردوں کو اس کا خیال نہیں ہوتا کہ دنیا کے حقوق کے ساتھ عورتوں کے دینی حقوق بھی ہمارے ذمہ ہیں۔ گھر میں آکر یہ تو پوچھتے ہیں کہ کھانا تیار ہوا ہے یا نہیں۔ مگر یہ کبھی نہیں پوچھتے کہ تم نے نماز بھی پڑھی ہے یا نہیں۔ مگر جب مرد ہی بے نماز ہیں تو عورتوں کو نماز کی کبھی باتیں اور بعض مرد ایسے ہیں کہ عورتوں کے دنیاوی حقوق بھی ادا نہیں کرتے۔ بیوی سے بالکل بے فکر رہتے ہیں چنانچہ ملک کو گھر میں بھی نہیں سوتے اور بیوی کے اسی حق سے غافل ہیں حالانکہ رات کو اس کے پاس گھر میں سوتا ہے اس کا فرائض حق ہے۔ بعض مرد عورتوں سے بڑے بھی نہیں۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جو بزرگ اور دیندار بھی کہلاتے ہیں اور کسی بزرگ سے مرید بھی ہیں نماز و روزہ کے اور ذکر کے پابند ہیں۔

اے قاری! سے پوچھا جائے گا کہ تم نے اپنے مرد کے گھر اور بچوں کے ساتھ کیا بے نمازی اور فحش بر مرد اپنے گھر میں اختیار رکھتا ہے۔

اپنے نزدیک بہشت خرید رہے ہیں، مگر یہی اس کے حقوق سے غافل ہیں، یاد رکھو! یہی کام بھی حق ہے کہ ایک وقت میں اس سے بات بھی کی جائے اور اس کی تکلیف کی اور آرام کی باتیں سنی جاویں اور دل کی باتوں سے اس کو خوش کیا جاوے، مگر اس حق سے دنیا دار اور دیندار سب ہی غافل ہیں۔ بعض مرد بات بات میں عورتوں کی خطائیں نکالتے ہیں اور اسی دہرے پر لٹا پھوڑ دیتے ہیں بلکہ گھر میں سونا بھی پھوڑ دیا جاتا ہے کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ بری پر بھی ایسا غضب جائے جیسا کہ نوکر کوں پر جایا کرتے ہیں یہ نہایت سنگدل ہے۔

بھلا غم تو کیجئے کیا آپ اپنے دوستوں پر ایسا غضب جاسکتے ہیں جیسا کہ نوکر کوں پر جایا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں اور اگر آپ ایسا کریں گے تو مارے دوست آپ کو پھوڑ کر انگ پھجائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکر کوں کا سا برتاؤ کرنا عقیدہ آدمی نہیں کر سکتا۔

دیکھو! قریب کی بات ہے کہ میں اہل آدمی پر کوئی مسیبت آئی ہے کہ سب یار دوست انگ پھجائے ہیں اور ماں باپ تک بھی آدمی کو پھوڑ دیتے ہیں مگر یہی ہر حالت میں مرد کا ساتھ دیتی ہے اور بھیری میں جیسے راحت دیتی ہے پہنچتی ہے کسی بھائی بندے سے بھی نہیں پہنچتی اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی دوست نہیں، پھر کیا یہ ستم ہی نہیں ہے کہ مرد ان کو نوکر کوں کے برابر کرنا چاہتے ہیں اور کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ ان کو پاؤں کا جوتا بھجا جائے؟

صاحب! ان کو تو اپنے گھر کا چراغ اور آبادی کا ذریعہ سمجھنا چاہیے۔ کیا یہ غضب ہی نہیں ہے کہ اگر یہی کسی وقت بات چیت میں بطور ناز کوئی بات کہ دے تو اس کو یہ سزا دی جاتی ہے کہ بات چیت اور دل کا سب پھوڑ دیا جاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہمیش آتے ہیں اور اس کو گھر سے دھکے دیتے جاتے ہیں اور بیکس و مفلوم کو گھر سے نکال کر کہہ دیتے ہیں کہ چلی جا جہاں تیرا دل چاہے اور وہ بیکس سوائے دھکے کے کچھ نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ ہنس اور دل کی باتیں اور اس کے اندر غم کو گوارا کیا جائے، اور اس کی بے تیزی کو برداشت کیا جائے۔ ان حقوق کو مردوں نے بالکل ہی چھوڑ دیا ہے۔ یوں چاہتے ہیں کہ عورتیں باندیوں کی طرح تابعدار ہو کر رہیں اور ہماری کسی بات کا انکٹ نہ دیں۔ بعض مرد یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں ہماری طرح تیز وادارہ سلیمہ نہ ہو کر رہیں اور جب کسی عورت سے کوئی بات بے تیزی کی ہو جاتی ہے تو اس پر سخت سزا دی جاتی ہے۔ یاد رکھو! ایک حق عورتوں کا یہ بھی ہے کہ ان کی بے تیزی کو برداشت کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے اس لئے اسی کی عادتوں میں ٹیڑھا پن لازمی ہے اگر اس کو سیدھا کرنا چاہیں گے تو ٹوٹ جائے گی۔ پس اس سے نفع اٹھانا ہے تو ٹیڑھے پن ہی کے ساتھ نفع اٹھاتے رہو اور مناسب بھی ہے کہ عورتوں میں توڑی سی بے تیزی بھی ہو کیونکہ زیادہ

ترسہ تیزی ہوئی ہیں جو سیدھی سادھی ہوتی ہیں اور ایسی عورتیں پارسا ہوتی ہیں اور جو بڑی تیز و دار اور ملیح ہوتی ہیں وہ بہت چلاک ہوتی ہیں۔ شرم دیا میں ان میں کم ہوتی ہے اور جو سیدھی سادی ہیں وہ اپنے مرد کی نامیوار اور ہال شکر ہوتی ہیں یہاں تک ایچھا گیا ہے کہ وہ خود بیمار ہیں آٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہیں عموماً اس حالت میں اگر کہیں مرد بیمار ہو گیا تو اپنی بیماری کو بھول جاتی ہیں۔ اب ان کو کسی طرح چین نہیں پڑتی ہر وقت مرد کی خدمت میں لگی رہتی ہیں اور یہ تو روزمرہ کی بات ہے کہ عورتیں خود کھانا آفر میں کھاتی ہیں اور سب سے پہلے خروہی کو کھلاتی ہیں اور بعض دفعہ آخر میں کوئی مہمان آگیا تو خود جھوکی رہیں گی اور کھانا مہمان کے واسطے بھیج دیں گی۔ اگر اس کے کھانے کے بعد کچھ بچ گیا تو کھایا ورنہ خا تہ کر لیا۔ اگر مرد کہیں آدھی رات کو سفر سے آگیا تو اسی وقت اپنا آرام چھوڑ کر اس کے لئے کھانا پکائیں گی اور اس کی خدمت میں لگ جائیں گی اس طرح کی عورتیں جو مرد پر غرضیں زیادہ تر رہی ہوتی ہیں جو ٹھوڑی سی سبے تیزی ہوں۔ تیز دلوں میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ حدائق کی بے تیزی سے دل تو دکھتا ہے، تکلیف ہوتی ہے تو اس کا علاج یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ان کو دین کی کتابیں پڑھاؤ یا سناؤ۔ علم دین سے ان کی عادتیں درست ہو جائیں گی۔ خدا کا خوف دل میں پیدا ہوگا۔ مرد کے حقوق معلوم ہوں گے۔ باقی یہ امید منت رکھو کہ وہ بالکل تم جیسی ہو جائیں گی کیونکہ ان میں جو پہلہ قسم کی ہے وہ نہیں جاسکتی اس لئے مرد کو اتنا سخت مزاج نہ ہونا چاہیے کہ بیوی کی ذرا ذرا سی بے تیزی پر فتنہ کیا کرے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ آپ تو خوب ہتے شتے رہتے ہیں اور بیوی کو بیگیوں کی طرح دیکھتے ہیں نہ اس کے کپڑوں کا خیال اور نہ کھانے کے لئے روٹی اور دال بلکہ ایک ایک پیسے سے اس کو تنگ دیکھتے ہیں۔ یہ بڑی حق تلفی اور ظلم ہے۔ بعض مرد ایسی گندی طبیعت کے ہوتے ہیں کہ بدکار عورتوں میں اپنا نہ لانا کہتے ہیں اور ان کے گروں میں حوروں کی مثل ہدیاں موجود ہوتی ہیں ان کی طرف رخ بھی نہیں کرتے مگر ہندوستان کی عورتیں صابر و شاکر ہیں کہ وہ دوسرے دھوئے کے سوا اور کچھ نہیں کہتیں۔ کسی کے سلسلے اپنے مرد کا عیب نہیں کھولتیں۔ غرضیکہ ان خوبوں کا بدلہ یہ ہے کہ بیویوں پر رحم کرو اور ان کے حقوق صاف کر کے دوزخ نہ فریاد۔ سبق لیکنے کے لئے تین حکایتیں بھی جاتی ہیں

حکایت ۱۔ ایک بزرگ تھے ان کی بیوی بہت بد مزاج تھی ایک روز انہوں نے بیوی سے کہا کہ تو بڑی بد قسمت ہے تجھ کو میرے پاس رہتے ہوئے اتنا زمانہ گزر گیا مگر تیری بد مزاجی نہ گئی۔ بیوی نے کہا، میں بد قسمت کیوں ہوں مجھ سے زیادہ کون خوش قسمت ہوگی کہ مجھ کو تم جیسا مرد ملا۔ بد قسمت تو تم ہو کہ تم کو بد مزاج بیوی ملی۔ یہ جواب سن کر ان بزرگ نے فرمایا کہ تم جیسی اور میں ہمارا اللہ کے نیک بندوں نے عورتوں کے شانے پر ہمیشہ صبر کیا ہے کہ کچھ بیوی کی بے تیزی کو برداشت کرنے سے بڑا ثواب ملتا ہے۔ درجہ بلند ہوتے ہیں۔

اللہ رسول کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

سکایت نمبر ۸۔ ایک تحصیلدار بڑے دیندار آدمی تھے ان کی بیوی کم عقل اور بڑی غریبی تھی۔ مگر تحصیلدار کی یہ حالت تھی کہ اکثر اہل کی باتیں کرتے ہوئے کہہ کرتے کہ میری پاگل کی یہ بات ہے۔ آج میری پاگل نے یہ غلطی کی۔ آج میری پاگل نے یہ نقصان کیا۔ غرض میری پاگل کہہ کر نام لیوے تھے۔ کسی نے کہا کہ تحصیلدار صاحب چہر بھی آپ ان کو چاہتے ہیں۔ کہنے لگے کہ جہاں وہ شریف بہت ہے اور شریف عورتوں میں جہاں بہت سی بے تمیزی اور تکلیف دینے کی باتیں ہوتی ہیں وہاں ایک کمال ان میں ایسا ہے کہ ہزاروں تمیز داریاں ان پر قربان ہیں۔ وہ ایسی شریف ہیں کہ اگر ان کو ایک کونہ میں بٹھلا کر کوئی سفر میں جاوے اور دس برس میں آوے تو اُنکی کونہ میں عزت اُرد کے ساتھ اُن کو پیش پا دوسے عکس ایسی کمال کہ وجہ سے میں اپنی پاگل کو چاہتا ہوں۔ واقعی شریف عورتوں کو اپنے گھر کے کونہ کے سوا دنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی چاہے اُن پر کچھ بھی گزرتا ہو اسے اپنے کونہ سے الگ نہیں ہوتیں۔ سبحان اللہ اکیسی شان کا کمال ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کمال کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

الْمُحْصَنَاتُ الْخَفِيفَاتُ الشُّبُهَاتُ
یعنی پاکدامن ہیں اور بھولی بھالی سادھی ہیں ایمان والی ہیں۔ پالاک نہیں ہیں۔
واقعی نقشہ کھینچ دیا اور یہ غریب عورتوں میں پر دے کی وجہ سے ہوئی ہے کہ ان کو اپنی چار دیواری سے سوا دنیا کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ جب اللہ تعالیٰ عورتوں کے جوئے اور سیدھے پن کی اوجہ خبری کی تعریف فرماتے ہیں تو سمجھ لو اسی میں خیر ہے اور ہزاروں خبر داریاں ایسی بے خبری پر قربان ہیں، کہ شوہر کے گھر سے الگ ہونا ان کو گوارا نہیں ہوتا کہ جہاں ان میں بے تمیزی وغیرہ ہے وہاں یہ خوبیاں بھی تو ہیں کہ تمہاری خدمت کرتی ہیں جس سے سو دند آرام پہنچا یا جو اس سے اگر کبھی تکلیف بھی پہنچ جاوے تو اس کو نہ پاں پر دلانا چاہیے بلکہ اُن کی خدمت پر نظر کر کے اُن کی بے تمیزیوں کو برداشت کیا جائے۔
شکایت نمبر ۹۔ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر اپنی بیوی کی شکایت لے کر آئے اُس وقت آپ کی بیوی صاحبہ آپ کو بجا بھلا کہہ رہی تھی وہ شخص روئے کی آواز میں کہہ لگے کہ حضرت عمر باہر لشرف لے آئے آپ نے اُن سے دریافت کیا تم کیوں آئے تھے؟ انہوں نے اپنی بیوی کی بدنامی ظاہر کی! ادھ کیا حضرت آپ کے ساتھ ہی یہ معاملہ ہے مگر آپ نے اس کو جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میری بیوی کے حق پر بہت سے حق ہیں اس لئے مجھے اُن کی سب باتیں برداشت کرنا چھٹی ہیں ایک حق یہ ہے کہ مجھ کو دوزخ سے بچائی ہے اور مجھ سے کام لے رہا ہوں۔ دوسرا حق یہ ہے کہ وہ میرے

گھر کی چکیدار ہیں۔ اس گھر کی حفاظت کرتی ہیں، تیسرا حق یہ ہے کہ میرے بچوں کو پالتی ہیں اور چشماں پانچا نہ صاف کرتی ہیں۔ چوتھا حق یہ ہے کہ مجھ کو کھانا پکا کر کھلاتی ہیں۔ پانچواں حق یہ ہے کہ میرے گھر سے دھو دیتی ہیں اور بھی بہت سی خدمتیں کرتی رہتی ہیں۔ پھر اگر وہ کہیں مجھ پر خفا بھی ہو جائیں تو انصاف کی بات ہی ہے کہ میں ان کی خفگی کو برداشت کروں اور اُٹھ کر جواب نہ دوں۔

آپ کی یہ نصیحت بھری باتیں سن کر وہ شخص کہنے لگے کہ حضرت میں آپ سمجھا ہوں، واقعی بیوی کے بہت سے حق ہیں۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی طرح عمل کروں گا اور وہ اپنے گھر آئے اور بیوی کے ساتھ بڑی نرمی اور خندہ پیشانی سے برتاؤ کرنے لگے اور بیوی نے لڑنا بھی گھڑنا سب بھوڑ دیا۔ دونوں محبت اور پیار سے رہنے لگے۔

بعض لوگ دوسرا نکاح کر لیتے ہیں حالانکہ دوسرا نکاح اس زمانے میں مانجا نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم کئی بیویوں میں انصاف نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی کافی ہے اور آجکل یہ بات ظاہر ہے کہ انصاف ہو نہیں سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق انصاف نہ کیا تو دنیا اور آخرت کی تباہی کا زما ہے۔

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس مرد کے دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے بیٹے دینے میں اور کھانے پینے میں اور سونے وغیرہ میں با بری نہ کرے گا تو وہ مجھ سے گیا اور میں اس سے گیا اور وہ میری شہادت سے محروم رہے گا۔

یا اللہ تیری پناہ! جس کام سے میرا رسول ناراض ہو سواتے تو رخ کے اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم سب میں وہ آدمی اچھا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

اے لوگو دیکھو! میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے زیادہ اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔ بعض مرد بیوی کا مہر جس کا ادا کرنا فرض ہے ادا نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ کس طریقے سے دنیا نہ پڑے اور بیوی چھوڑ دے یہ بھی حق تلفی ہے۔ البتہ اگر بیوی اپنی خوشی سے مصافحہ کر دے تو اس کا احسان ہے۔ بعض مرد خدا سے نہ ڈرنے والے یہ ظلم کرتے ہیں کہ بیوی کو دین کی باتوں پر برا بھلا کہتے ہیں کہ تو بڑی پردے والی ملاں اور نماز پڑھتی ہے ایسے الفاظ زبان سے نکلنے سخت گناہ ہیں۔ تو برا کرنا چاہیے۔ بعض مرد ایسے ظالم ہوتے ہیں کہ خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے مگر بیوی کو خرچ سے تنگ رکھتے ہیں۔ ایک ایک پیسے سے حرساتے ہیں۔ بیماری ایسی حالت میں

بہت پریشان ہوتی ہے یہ بھی ظلم ہے بعض مرد شریعت کے حکم کے موافق بیوی کو رہنے کا مکان نہیں دیتے یہ بھی ظلم ہے۔ یاد رکھو! روٹی، کپڑا، رہنے کا مکان بیوی کو دینا واجب ہے۔ بعض مرد ماں باپ وغیرہ کے کہنے سے اپنی مرضی کے خلاف شادی کر لیتے ہیں پھر بیوی کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو پسند نہیں یہ بھی بڑا ظلم ہے اپنی بات یہ ہے کہ جہاں اپنی مرضی نہ ہو وہاں ہرگز شادی نہ کریں ورنہ دونوں کے لئے مصیبت ہی مصیبت ہے ایسے جہاں باپ وغیرہ کو چاہیے کہ جہاں لڑکے یا لڑکی کی مرضی نہ ہو وہاں نکاح نہ کریں جبکہ یہ معلوم ہو جائے کہ لڑکے کی مرضی نہیں ہے بعض مرد بیوی کو دین کی باتیں نہیں بتلاتے حالانکہ یہ اس کا دینی حق ہے۔

حصہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

جو شخص اپنی بیوی کو ایک مسکند میں تباہ ہے تو اس کو انٹی برس کی عبادت کا ثواب ملے اس کے ہر روز کو ضروری ہے کہ اپنی بیوی کو پاک ناپاکی دمنہ اور غسل کے اور ناز روزے وغیرہ کے سب مسکند تباہ کے اور ثواب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچے۔ اسی طرح جو بیوی دین کی باتیں اور منٹے سیکھے گی اس کو بھی ایسا ہی ثواب ملے گا اور جو نہ سیکھے گی وہ دوزخ میں جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

سب سے بڑی سخاوت اور خیرات یہ ہے کہ مسلمان دین کے منٹے سیکھے اور پھر اپنے بھائی مسلمان کو ملے کہ جس پر مسلمان مرد اور عورت پر فخر ہے کہ دین کے منٹے جو بہت ضروری ہیں جن کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے خود بھی سیکھیں اور اپنی بیوی اور بچوں وغیرہ کو بھی سکھادیں۔

علم دین سکھانے زن کو بالعموم	شرک اور بدعت سے رکھے اس کو دور
میرد الفت میں رکھو تم اعتدال	روٹی اپنا اس کو دو تم حال حال
ایک تھے صاحب دل اور پارسا	آن سے ایک دن ایک نے جا کر کہا
مرد وزن میں قاعدہ کیا چاہیے	کس طرح سے دل کے دہنا چاہیے
تب کہا آس ایک منہ لے خوش حال	مرد وزن میں چاہیے الفت کمال
زن سے کیلے اور بنے پورا داتا	کھیلتے بچتے تھے جیسے مصلیٰ

اسی طرح سے دل کے وہ تو زن کے ساتھ

جس طرح کہ جیتی ہے جاں تن کے ساتھ

بیوی کو خوش کرنا اور تکلیف نہ دینا

رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

جب کوئی مرد اپنی بیوی کا برس دیتا ہے تو اس کو ہر برس کے بارے میں ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب لگے لگاتا ہے تو وہ ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب صحبت کرتا ہے تو تین ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب غسل کرتا ہے تو چار ہزار برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے غرضیکہ نہ نوں آدمیوں کو آنا بڑا ثواب ملتا ہے۔ (رائیس اعلا عظیم)

ارشاد اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ :-

لے لوگو! تم عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کو ناحق مت متاؤ اور ان کے ساتھ بھی عادتوں سے زندگی بسر کرو۔ اگر تم نے ان کو ناحق تکلیف دی اور ان پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ تم سے بدلے گا۔ اس لئے مرد کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو ناحق تکلیف نہ دے۔ اس پر رحم کرے اس کے ساتھ ہنسی مذاق اور دل لگی کرنے میں نفل نمازوں کے چھٹے کا ثواب ملتا ہے مگر ہنسی مذاق ایسا کرے کہ اس کا دماغ خراب نہ ہو اور عادتیں نہ بگڑیں اور قدرت ہوتے ہوئے اس کو خراب سے تھک نہ کرے۔

یہ کھانا تیرا ہے میں ہے سر بسر	بے عیب عورت کو آرزو نہ کر
جو کرے ناحق کسی زنی پر ستم	اس کو حاصل خیر میں ہو درخ و غم
مصطفیٰ نے اس طرح سے کہا	بے خطا ہرگز نہ ہو زنی پر خطا

گر خطا اس کی نہ ہو تو صحت ستا

جان کو دوزخ میں تو ہرگز نہ جا

شریہ عورتوں کو سزا دینے کا حکم

دشاد لکھنا اللہ تعالیٰ سے ، اور آج حد میں ایسی ہوں کہ تم کو ان کی بدنامی کا اندیشہ ہو لیکن یہ کاری کا ،
قرآن کو پہلے نہ پڑھاؤ ، اگر اس پر بھی نہ مانیں قرآن کو پڑھنے کی جگہوں میں اکیلا چھوڑ دو ، اگر پھر بھی نہ مانیں
قرآن کو بار دو ، اگر وہ تابعداری کرے لیں قرآن پر بیان نہ مت ڈھنڈو ، رہا بچاؤں پارہ ، حدیثہ السلام ، تائیدہ
حدیث شریف میں بارنے کی یہ حد ہے کہ بڑی نہ کرے ، اگر پھر بھی حد سے نہ ہوا ، جب نباہ نہ سکنے
کی کوئی صورت نہ ہو تو حلاق سے دینا چاہئے ، یہ نہ کریں کہ نہ حلاق دیں اور نہ رکھیں ، کہ یہ بھی ظلم ہے ۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ : در ایسے قتلے کے وقت جبکہ ہر طرف بے دینی ہو
میں اپنی اُمت کے لئے مجھ کو اکیلا رہنا پڑے گا ، یہی کہہ دینے کو اور تستکات چھوڑ کر پہاڑوں کی
چوٹیوں پر رہنے کو پسند کرتا ہوں ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

مگوں پر ایک ایسا لانا آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی جیسی اندھاں باپ ہے اور افلاک کے ہاتھوں ہوگا ،
کہ یہ لوگ اس شخص کو غریب اور تنگ دستی کی وجہ سے تنگ اور شرمندہ کریں گے اور ایسی باتوں کو کہیں کریں
گے اور کہیں گے کہ یہ بیکار ہے ، نہ کہے گا اور اگر ان کے کہنے میں آکر ان پر سے کاموں میں پڑ گیا تو اس کا دین
بر باد ہو جائے گا ۔ جب دین گیا تو ہلاکت میں خدا کی پکڑ موجود ہے ۔ تائیدہ

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص جو یا بچوں کے حقوق حاصل آمدنی سے چھوٹے ادا نہ کر سکے اس
کے لئے بہتر اور اچھائی اسی میں ہے کہ نکاح ہرگز نہ کرے ، ایک طرف ہو کہ اللہ کی یاد کرے ۔

ایک نے پوچھا کہ ، یا حضرت نبی	مرد و عورت میں کس طرح ہر دشمنی
دیکھتے تیرا کچھ یہ صاف صاف	کسی سے ہو مرد سے زن پر خلاف
میں نے بولے یہ نہیں ہے ذی شعور	اس طرح سے یہ امر باا ہے خود
بد شکل ہو ہے نہ نا ہو بد نظار	خود پسند اور خود دین ہو جو بشر
پانچ باتوں سے جو جس میں کوئی بات	زن ہے اس مرد سے بے انکساف
اور جس عورت میں ہوں یہ فعل چار	مرد راضی ہو نہ اس سے نہ نہار
وہ بازی کی جو رکھے دل میں چاہ	خیر چاہ یہ مردہ کرے ہو خواہ مخواہ

عذرتے موقع کرے جو ماہر و	جست و سنجار کی جو جس میں غور
بس اپنی بات سے پڑتا ہے فتور	و بخش و سنجار پاتا ہے نمود
مرد و زن میں مہر و الفت ہو اگر	ایسے مردوں پائیں وہ جنت میں گھر
زن سے دیکھے مرد جو رنج و غلاب	ہے نبی الہیہ کا اُس کو ثواب

اور جس زن کو نہ ہو دوسے رنج و غم
اُس پر ہے اللہ اکبر کا کرم

شوہر کے حقوق جو بیوی کے ذمہ ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مرد و زوجهوں سے عورتوں پر حکم ہیں۔

ایک اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو یعنی مردوں کو دوسرے پر یعنی عورتوں پر بڑائی بخشی ہے اور دوسرے اس وجہ سے کہ مردوں نے ان پر مال خرچ کیا ہے یعنی مہر اور نان و نفقہ کا ذمہ لیا ہے بس جو نیک بیبیاں ہیں وہ مردوں کی اس بڑائی کا لحاظ کر کے ان کے سامنے ان کی تابعداری کرتی ہیں اور ان کے پیچھے بھی اپنی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حفاظت کا حکم دیا ہے۔

دوسرے النساء پانچواں پارہ ۱ فائدہ

دیکھو بیبیو! اللہ تعالیٰ نے مردوں کو بڑی بڑائی دی ہے۔ اپنے مرد کا خوش رکھنا بڑی ہمت ہے اور اس کو ناراض کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ در سب سے اچھا خزانہ دنیا میں نیک عورت ہے کہ اس کا شوہر اُس کے دیکھنے سے خوش ہو جائے اور جب اس کا شوہر اس کو کوئی کام بتلائے تو اس کا کہنا مانے اور اس کے پیچھے بھی اپنی عزت آبرو کو بچانے سے

لے ہیں یہ یاد رکھ ہر آن میں	حق تعالیٰ نے کہا خدا ان میں
عورتوں پر مرد کو حاکم کیسا	مرد کا عورت کو ہے خادم کیسا
جو عورت اطاعت میں شوہر کی ہو	مرد و عورت جنت میں ہو وہ نیک خوا
کہہ گئے ہیں اس طرح سے مصطفیٰ	زن کے اوپر مرد ہے فرمان رواں

جو رکھے فرمان پر شوہر کے سر
ایسی عورت کو ملے جنت میں گھر

عورتوں کو جنت کی خوشخبری

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ۔

جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھتی رہے اور رمضان شریف کے روزے رکھتی رہے اور اپنے بدن کو غیر مردوں سے چھپاتی رہی اور اپنے شوہر کی تابعداری کرتی رہے اور اس کو خوش کر کے مرے تو وہ جنت میں جائے گی ۔ پس جو بھوی دنیا میں یہ چار کام کر کے مرے گی اس کے لئے آخرت میں جنت سے آٹھویں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اس سے کہیں گے اے خوش نصیب بی بی جس دروازے سے تیرا دل چاہے جنت میں چل جا ۔

مسیحی ایک دن کہیں کو تھے گئے	بکریوں نے ان کو داں سجھتے گئے
وہ صحابی جو کہ حاضر تھے وہاں	عرص کی لے بادشاہ اس جاں
جبکہ حیراں آپ کو سجدہ کریں	کس طرح خاموش ہم بیٹھے رہیں
دیجئے ہم کو اجازت لئے رسول	تا کہ یہی اس فہم کو ہم بھی حصول
مسیحی اسے سن کر فرمایا یہ تب	کس کو سجدہ ہے مناسب غیر رب
گر خدا یہ حکم دے دیتا ہے	ہے دعا ہر کس تجھے سجدہ کرے
میں یہ دیتا عورتوں کو حکم عام	شوہروں کو تم کرد سجدہ حمام
بی بیو ! دیکھو تم ہی انصاف کر	ہے بزرگی شوہروں کی کس قدر

جو کہ سے شوہر کی خدمت لے جیبت

بہر مردن اس کو ہو جنت نصیب

حضرت فاطمہؓ کا ایک قصہ

ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھرائی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں حضور نے فرمایا بیٹی کیوں بھرائی ہو عرص کی آیا جی مات ہاتوں ہی باتوں میں میری زبان سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں کہ میرے شوہر علیؓ ناراض ہو گئے ان کی ناراضگی سے مجھے اللہ کا خوف معلوم ہوا کہ شوہر کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے ۔ پھر میں نے ان سے معافی مانگی ۔ وہ میری خوشامد دیکھ کر سنیں چڑے اور مجھ سے راضی ہو گئے ۔ حضور نے فرمایا اے بیٹی اسی خدا کی قسم جس نے محمد کو ستھار رسول بنا کر

بھیجا ہے، اگر تہدی موت اس حال میں آئی کہ تہارے شوہر علی تم سے ناراض ہوتے تو میں تمہارے ہنر کا
برخاستہ نہ ہوتا۔

اے میری نور چشم! اگر کوئی عورت مریم علیہا السلام کی سی عبادت کرے اور اس کا شوہر اس
سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی عبادت قبول نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ اس عورت سے خوش ہوتا
ہے جو اپنے مرد کو خوش رکھے، اور غیر مردوں سے اپنے کو بچھپائے۔ فائدہ

سبحان اللہ رحمت عالم آپ کی شان عظیم کو ہم غلاموں کو رہنے سہنے اور برتاؤ کرنے کے بھی طریقے
نکلا گئے، یہاں پر ہی کے اختلاف اور جھگڑے مثلاً کے قاعدے بھی سکھا گئے، ہر جڑے ہوئے مگر بسا گئے۔

لیو! حضرت فاطمہؑ کے حال سے سبق حاصل کرو۔

لیو! فاطمہؑ کی جب شادی ہوئی	تب نبیؐ نے یوں نصیحت ان کو کی
مت علی کا بدلہ دکھانا فاطمہ	رب کوے لگانیک تیسرا خاتمہ
کام وہ کرتا جو وہ ان کی رضا	اور دلا سا دلبری کرنا سلا
گر کر دگی ان کی تم فضاں بڑی	آخرت میں تم کو ہو گی بہتری

بیسویا تم کو بھی لازم ہے یہی
حکم شوہر سے نہ ہونا باہر کیسی

دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے

محسن اعظم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

جو عورت سات روز تک اپنے مرد کی دکانی ہوئی تکلیف برداشت کرے گی تو اس کو سات سو
برس کی عبادت کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور دیندار عورت اپنے مرد کو بادشاہ بنا دیتی ہے کہ بے جا
خروج نہیں کرتی، ہر حالت میں صبر و شکر رہتی ہے جس کی وجہ سے مرد پریشان نہیں ہوتا۔ دیندار بیوی
کابل جانا اللہ تعالیٰ کا ایک تحفہ ہے اور دنیا کی چیزوں میں سے اچھی چیز دیندار اور فرمانبردار بیوی کا

لگتا ہے	جب علیؑ نے شادی کی کھنوم کی	وقت رخصت بات یہ اس سے کہی
جا کے شوہر کے یہاں کرنا وہ کام	جس سے ہو دنیا میں تیرا نیک نام	جس سے ہو دنیا میں تیرا نیک نام
وہ کہ جس راہ تو اکی راہ چل	اس کے فرماں میں نہ لانا کچھ خلل	اس کے فرماں میں نہ لانا کچھ خلل
حکم شوہر جو بجا لائے گی تو	سستی فردوس کی ہو مے گی تو	سستی فردوس کی ہو مے گی تو

میان بیوی کی لڑائی سے شیطان خوش ہوتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! ب سے اچھی عورت دنیا میں کون ہے؟
ارشاد فرمایا: وہ عورت ہے کہ جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اس کو خوش کر دے اور اس
کا کہا مانے اور جالہ اہل میں کوئی بات اس کی مرضی کے خلاف نہ کرے اور بغیر اس کی اجازت کے گھر
سے باہر نہ جاوے۔

اور ارشاد فرمایا: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

شیطان ہمیشہ رات کو سندر کے اوپر اپنا تخت بچھا کر اس پر بیٹھا ہے اور اپنے سپاہیوں سے پوچھتا ہے
کہ آج تم نے آدمیوں سے خدا کی کون کون سی نافرمانی کروائی۔ جو اس میں کوئی کہتا ہے کہ میں نے دلوں کی نافرمانی
کی ہے اور میں نے خدا کی نافرمانی کر دوائی۔ کوئی کہتا ہے میں نے شراب پیوائی، غرض اپنی اپنی کاروائی
اور شرارتیں بیان کرتے ہیں تو شیطان خفا ہو کر کہتا ہے کہ وہ جو جاؤ تم نے آدمیوں کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچایا
پھر ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے مرد اور بیوی میں لڑائی کرادی یہ بات سن کر شیطان بہت خوش ہوتا
ہے اور خوشی میں خوب ناچتا کہوتا ہے اور اس شیطان کو گلے دگا کر کہتا ہے کہ سنا باش جیتے رہو، تم
نے خوب کام کیا اور یہ کام سب جیسے کاموں سے بہترین کام ہے۔ فائدہ

مسلمان بھائیو اور بہنو! اس فقرے سے سبق لیکھو اور آپس میں لڑائی جھگڑا کر کے شیطان کو خوش نہ کرو۔

ایک دن دختر کے گھر حضرت عمرؓ	اتفاقاً جو گئے وہ خوشی میں
گھر میں تھا دختر کے فاسے کا نظارہ	اور مٹی دوون کے فاسے سے وہ چور
جو سفیش الفت سے اپنے باپ پاس	جاس کے بیٹھ دختر خستہ حواس
ناگہاں شوہر بھی آیا اس کا گھر	وہ رہی بیٹھی اس کا خوش سیر
اپنے شوہر سے کی نہ جب اس نے بات	دیکھ کر ناخوش ہو گئے وہ باغبات
اپنی دختر کے صفا نہ مار کر	اس سے یوں کہنے لگے حضرت عمرؓ
جب تک شوہر نہ بخشے گا مجھے	خدا میں مشکل سے ملتی جا سکتے
شوہر اگر ہو اپنا محتاج و فقیر	تاج سر کا آس کو جانو اور امیر
کہے یہ گھر آسے وہ عالی منات	پھر کئی دن تک نہ کی دختر سے بات
لی بھو! شوہر کا ترنسبہ دیکھو	جان دل سے اس کا کہنا مانو

عورتوں کی ناشکری

بعض عورتیں مردوں سے فوج بہت مانگتی ہیں نہ حلال کا خیال نہ حرام کی پرواہ اور یہی کہتی ہیں کہ ہماری حالت تو دوزخ کی سی ہے۔ جیسے اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہی کہتی رہتی ہے کہ مجھے اور زیادہ دو۔ اسی طرح روپیہ، کپڑے، زیور وغیرہ سے ہمارا پیٹ ہی نہیں بھرتا۔ کتنا بھی دوسب فروج ہو جاتا ہے۔ ایک لطیفہ ہے کہ :-

عورتوں کے پاس چلے کتنے ہی کپڑے ہوں مگر یہی کہتی ہیں کیا ہیں دو چٹوڑے اور جوتوں کے دو تین جوڑے ہوں گے تو کہیں گی کیا ہیں دو لیٹرے اور برتن کتنے ہی ہوں۔ کہتی ہیں کیا ہیں دو خٹکڑے۔ غرضیکہ ہمیشہ اپنی چیز کو کم ہی بتلاتی ہیں کہ میرے پاس کیا ہے، کچھ بھی نہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ تم عورتوں کے ساتھ عمر بھر سلوک اور بھلائی کرتے رہو پھر کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہو جاوے تو صاف یہ کہیں گی۔ میں نے تم سے بھلائی نہیں دیکھی۔ درستہ ہی آئی دوستہ ہی رہی اور درستہ ہی رہتے مگر جاؤں گی۔ ماں باپ نے میری قسمت چھوڑ دی۔ مجھے ایسی لاگ میں جھونک دیا۔ اسے انہوں نے میری شادی ایسے گھر میں کی، غرضیکہ ساری عمر کے سلوک اور احسان کو ایک منٹ میں ختم کر دیتی ہیں اور اپنے شوہر کی شکایت اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے ہیں۔

کرتقی عثمانؓ کی دختر نہارا	اپنے شوہر کی شکایت خود بیاں
اڑتے اڑتے یہ خبر پہنچی دہاں	سن کے عثمانؓ اسے دختر کے یہاں
ہو غضا اس کے طالعہ مار کر	یہ کہا فرماتے ہیں خیر البشرؐ
اپنے شوہر کا جلا جو زن کرے	حق تعالیٰ اس کو جا دوزخ میں کرے
جب باپ سے اپنے دختر نے خبر	یہ سن کر یہ کہ اس سے سر بسر
بی بیو اتم کو ملے جنت میں گھر	مگر پند آن بی بیوں کا حبال پد

صبر سے اور شکر سے بننا ہے کام
شوہروں کی تم کرو طاعت ملام

اپنی آبرو بچانوالی عورت پر دوزخ حرام ہے

ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ..

جو عورت اپنے مرد کے لئے بناؤ سنگار کرے اس کو دہریس کی عبادت کرنے کا ثواب ملے گا اور جو عورت اپنے اجازت اپنے شوہر کے گھر سے باہر جلتے تو زمین و آسمان اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں جب تک وہ واپس نہ آئے اور جو عورت غیر مرد کو اپنا بدن دکھاتی ہے تو اس کی ہر بدنظر کے بدلے اس عورت پر تین سو ساٹھ لعنتیں برستی ہیں اور جو عورت غیر مرد سے پردہ کرے گی اور اپنے بدن کو پھپھاتے گی اس کو دوزخ نہ جلائے گی اور جو عورت اپنے مرد کے پیچھے بھی اپنی آبرو بچائے گی اس پر دوزخ حرام ہے اور جب کوئی عورت اپنے مرد کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو جنت میں جو کاریں مرد کو ملیں گی وہ کہتی ہیں کہ خدا تجھے عذاب کرے یہ تو تیرے پاس کچھ دنوں کا مہمان ہے بہت جلدی تیرے پاس آجائے گا۔

جب عمر نے بیاہ دختر کا کیا	وقت رخصت کے اس سے یہ کہا
دل دکھانا اپنے شوہر کا نہ تو	یاد رکھنا اس کو دل سے ماہرو
محبت و مہوار کی کرنا نہ خو	دوبر و آنکھیں کھین کرنا نہ تو
حکم شوہر کا بدل کرنا قبول	اور کبھی ہونا نہ تو اس سے طول
صبر کرنا نہ غج و عنایت ہو اگر	تاکہ بدلے میں سے جنت میں گھر

گر خفا کی اس میں تو نے مر جیسیں

عمر بھر میں تجھ کو دیکھوں گا نہیں

طلاق مانگنے کا عذاب مہر معاف کرنے کا ثواب

دعوت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ از

جو عورت اپنی خوشی سے اپنا مہر معاف کر دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتا ہے اور میں اس کی شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں جاوے گی اور جس عورت کا مرد غریب ہو اور وہ عورت اپنے مال سے ایک درہم بھی اس پر خرچ کرے گی تو اس کو سات ہزار درہم اللہ کی راہ میں خرچ کر سنے کا ثواب ملے گا۔ اس طرح سمجھو کہ اگر کوئی عورت اپنے غریب شوہر پر اپنے مال سے ایک درہم خرچ کرے تو اس کو سات ہزار درہم خرچ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب کوئی بیری اپنے گھر میں

بھاڑ دیتا ہے تو اکی کو کچے شریف میں بھاڑ دینے کے برابر ثواب ملتا ہے اللہ ارشاد فرمایا ہے
 سنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت بلا سخت مجبوری کے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبہرام
 ہے اور عورتوں کو بلا سخت مجبوری کے طلاق نہ دی جلتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے مردوں اور عورتوں کو پسند
 نہیں کرتا جو بہت سے غم سے چکھنے والے ہوں۔ ناگیدہ

سخت مجبوری یہ ہے کہ عورت بدکار ہو جاوے یا کوئی اور ایسی بات ہو جائے کہ جس کی وجہ سے طلاق
 اور نیاہ نہ ہو سکے تو طلاق دینا بہت اچھا ہے۔ بلا سخت مجبوری کے طلاق لینے سے عرش بھی کانپ جاتا ہے

لے آج اس حال کو سنہ غور سے	خدمت ظہر کرد ہر غور سے
رنج و راحت ساتھ اس کے سب سہو	جو رہنا شوہر کی ہو اس پر چلو
زن رہے فدا رخ میں وہ جلتی سدا	جس سے شوہر کا نہ حق ہوئے ادا
طاعت شوہر میں رہنا چاہیے	لو کہ بھی ہو حاصل تو مہنا چاہیے
حق نہ دی ہے معیضے کو یہ خبر	دل مرے ظہر کے جو فرمان پر
بعد مردان کے میں جنت اکی کو دوں	ساتھ تیرے منتظر اس کی کروں
شوہروں کو جان سے ہانڈے عزیز	جان و دل قربان کرو دے باقیر

نیک زن ہر شخص کو اللہ دے
 اور سب کو محبت دے دیکھ

عورتوں کی عزت اور شہادت

اللہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

لے غلط کیا تم اس بات پر غور کیا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوئی ہے اور اس کا
 شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کے واسطے دوزخ میں لے گا اور ساری
 رات عبادت کرنے والے کو ملتا ہے اور جب اس کو دروازہ شروع ہوگا ہے تو اس کی آنکھوں کی
 ششوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان چھپا کر رکھا ہے کہ زمین و آسمان کے رہنے والوں کو اس
 کی خبر نہیں اور جب وہ تپ جفتی ہے اور بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو بچے کے ایک ٹکڑے دودھ پینے
 پر اور ہر بار بچے پر اس کو ایک نیکی ملتی ہے اور بچہ کا وجہ سے اس کی رات میں جاگنا بھی پڑے
 تو اس کو ستر غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور عورت کو شروع عمل سے لے کر بچے کے

بچنے اور دلدادہ چھڑانے تک ایسا درجہ ملتا ہے کہ جیسا اسلام کی مخالفت کرنے والے مجاہد کو سرحد پر رہنے سے ملتا ہے۔ اور اگر عورت اس درمیان میں مجاہد سے تو اس کو شہادت کا درجہ ملتا ہے (ابن ماجہ)

بعض عورتوں میں نکاح کرنا درست نہیں

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ در
ایک شخص اپنی بیٹی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کی یا رسول اللہ
میری بیٹی نکاح نہیں کرتی حضورؐ نے اس لڑکی سے فرمایا کہ نکاح کے بارے میں اپنے باپ کا کہنا مانو،
اس لڑکی نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو پکا دین دیکر بھیجا ہے میں نکاح نہ کروں گی
جب تک آپ مجھے یہ نہ بتلا دیں کہ مرد کا حق بیوی کے ذمہ کیا ہے؟
آپؐ نے فرمایا کہ ہر جا کر کام میں اس کی تعمیل کرنا۔ لڑکی نے کہا قسم ہے خدا کی جس نے آپ
کو پکا دین دے کر بھیجا ہے میں کبھی نکاح نہ کروں گی۔

اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ عورتوں کا نکاح جبکہ وہ اختیار رکھتی ہوں بغیر ان کی اجازت کے
مت کرو۔ غایتہ۔ اس لڑکی کا ہر یہ تھا کہ میں شوہر کا حق ادا نہ کر سکوں گی۔ حضورؐ نے اس کو
مجبور نہیں کیا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی عورت شوہر کا حق ادا نہ کر سکے اور برے کام
کا خطرہ بھگتا نہ ہو تو وہ نکاح نہ کرے۔ یہ حدیث شریف پہلے نکاح کے بارے میں ہے۔ اور دوسرے
نکاح کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ۔

حضرت حوف بن مالک انجھی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میں اور وہ عورت جس کے رخصت ہو کر وہی سے بد رنگ ہو گئے ہوں گے قیامت کے دن اس
مرد ہوں گے جیسے بیچ کی انگلی، اور کھڑکی کی انگلی جلی ہوئی ہیں بس جو عورت بیوہ ہو گئی ہو اور اس
نے اپنے یتیم بچوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو قید کر دیا ہو وہاں تک کہ بچے پی گئے اور کچھ چھو جائے
بامرگئے۔ مگر یہ آئس وقت ہے جبکہ عورت کو یہ خطرہ ہو کہ نکاح کرنے سے بچے برباد ہو جائیں گے
تو یہ عذر بیوہ کو نکاح نہ کرنے کے لئے درست ہے اور اس میں اس کو بڑا اجر ملے گا۔

شوہر کیساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

بی بی! اپنے شوہر کے ساتھ محبت رکھنا اور ہر جائز کام میں اس کا کہا ماننا اس سے اقد و برکت خوش ہوتے ہیں۔ دنیا میں عزت اور نیک نامی ہوتی ہے اور اپنے شوہر سے محبت نہ کرنا اور اس کا کہا نہ ماننا اور اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا رکھنا اس سے شیطان خوش ہوتا ہے جو سب سے بڑا زہر بلا صاف انسانی کا دشمن ہے اور دنیا میں بھی ذلت اور بدنامی ہوتی ہے۔ زندگی وہاں جان ہو جاتی ہے۔ راحت نصیب نہیں ہوتی۔ اس لئے شوہر کے ساتھ بقدر ضرورت برتاؤ کرنے کا طریقہ لکھا جا رہا ہے۔ سمجھو اور پیچیدہ سبب حاصل کر سکتی ہیں۔

۱۔ دیکھو شوہر اور بیوی کا ایک ایسا رشتہ ہے کہ ساری عمر اسی میں کاٹنی پڑتی ہے۔ اگر دونوں میں محبت اور اتفاق رہا تو یہ بڑی عزت اور راحت کی چیز ہے اور اگر اس میں فرق آیا تو یہ بڑی کلفت اور مصیبت ہے۔ یاد رکھو اپنے مرد کے ساتھ خالی محبت کافی نہیں بلکہ اس کے مرتبہ کا خیال رکھو۔ اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں بھی اس کا ادب کرنا ضروری ہے، چاہے وہ کتنا بھی تنہی مذاق کرنا ہو۔

۲۔ اس کی آمدن کے موافق خرچ کرو۔

۳۔ اگر کوئی تمہارے خلاف ہو اس کی سہارہ کرو اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرو۔

۴۔ ہمیشہ سب جا خرچ سے بچو۔

۵۔ جو کچھ ملے بھرنے اپنا گھر سمجھ کر چینی روٹی بھی ہو تو کھا کر گزارہ کرو۔

۶۔ کسی بات میں غصہ نہ کرو۔

۷۔ کسی حقیقت میں آکر اس کی شکایت نہ کرو۔

۸۔ اگر اس کو تمہاری کسی بات پر غصہ آگیا تو ایسی بات نہ کہو کہ اس کا غصہ اور بڑھے۔

۹۔ اگر وہ تم سے غصا ہو جاوے تو قم ناک نہ چڑھا کر نہ بیٹھ جاؤ بلکہ عاجزی سے اپنا قصور معاف

کراؤ چاہے تمہارا قصور جو بڑا نہ ہو اور مقصود معاف کرانے میں اپنی عزت سمجھو۔

۱۰۔ گھر کی چیزوں کو سلیقے سے رکھو نہ بچو کہ ہر جگہ پڑی رہا۔

۱۱۔ کسی کام میں حیلہ بہانہ مت کرو۔

۱۲۔ جھوٹ ہرگز نہ بولو کہ جھوٹ بولنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور اعتبار بھی اڑ جاتا ہے۔

اگر وہ ملے جس آکر کچھ بھڑکے تو اس کی سہار کر دو۔ جواب مت دو۔ تم دیکھو گی کہ قطعہ آنسنے کے بعد وہ خود
خبر مند ہو گا۔ اگر تم بھی غصہ کرو گی اور اسے بدنام کر دو گی تو بات بڑھ جائے گی۔ اور جتنا تم سے بدن تھا اتنا ہی نہیں
ہوئے گا۔ پھر سوائے لڑائی جھگڑے کے اور روئے دھوئے کے کچھ نہ ہو گا۔

۱۴۔ اپنے آدمی کو بس میں کھلے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ اس کا کہنا نا جائے جس طرف کو وہ چلائے چلے،
پھر اس کی جان دمال سب تمہارے واسطے ہے۔

۱۵۔ اسی کے ساتھ زبان و رازی کرنا یا متا بد کرنا یا اس کی برابری کرنا بڑی غلطی ہے بھو خیال تو کر دو کہ
تمہارا باپ و تہ کے لحاظ سے کیا تمہارے برابر ہو سکتا ہے ہرگز نہیں تو شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے
اللہ و رسول نے اس کا رتبہ تمہارے مقابلے میں بڑا بنا یا ہے۔ رحمت عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ
”اس حدت کی نماز قبول نہیں ہوتی کہ جس کا شوہر اس سے نماز میں جو و ترندی“

شوہر کے والدین کے ساتھ برتاؤ کرنے کا طریقہ

اگر شوہر کے ماں باپ زندہ ہوں ان کی خدمت کسے میں اپنی عزت اور نیکنامی سمجھو وہ بھی رشتہ کے
لحاظ سے اپنے ماں باپ ہی کے برابر ہیں۔ اسی طرح شوہر کے ماں باپ کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے بیٹے کی بوری
کو اپنی ہی بیٹی سمجھیں۔ سائنس مندوں سے ملکہ ہونے کی فکر نہ کرو کہ ان سے فساد ہونے کی یہاں جڑ ہے۔ تو
آجکل اسی میں بہتری ہے کہ جب لڑکا اور اس کی بیوی جدا رہنا چاہتے ہوں تو ماں باپ کو چاہیے کہ ان کو
خوشی کے ساتھ جدا کر دیں مگر تم جدا ہونے کی فکر نہ کرو اور دل کو یہ سمجھاؤ کہ جب وقت آئے گا جدا ہوتا
ہاں پڑے گا۔ اگر دنیا میں جدا نہ ہو کر رہتے تو یہ شہر اور گلاؤں کہاں سے بس جائے اور یہ موقع الگ ہونے
میں تکلیف بھی ہوتی ہے اللہ نقصان میں ہو جاتا ہے۔ بعض جگہ ایسا ہوا ہے کہ لڑکی ساری اکیلی دیکھ
کر چہرے پر غم آتا ہے اور نفقاس میں ہوتا ہے اور ڈالا اور گھر کا سب روپیہ زبرد اللہ سامان لوٹ گیا یا کوئی دھوکا
خوب دے کر لڑکی ہی کو لے آئی ہیں۔

بس بہتر یہی ہے کہ کنبہ کے ساتھ مل جل کر پیار و محبت سے وہ کر گذر کرے جو کام سائنس یا انداز
کرتی ہوں تو ان کے ہنس کے آن سے لے کر کر دیا کر دو۔ اس برتاؤ سے ان کے دلوں میں تمہاری محبت
بہر جائے گی۔ اور تمہاری تعریفیں کیا کریں گی۔ شوہر کے گھر دل لگا کر رہنا چاہیے۔ اگرچہ نئی جگہ ہونے کی
وجہ سے وہاں دل نہ لگے اور دل کو سمجھاؤ، ایسا نہ ہو کہ جب دیکھو بھلی رو رہی ہیں۔ جیسے دیر نہیں
ہوئی اور آئے کا قضا منا شروع کر دیا۔ اگر وہاں کوئی بات تمہاری مرضی کے خلاف ہو تو ماں باپ

سے یا کسی اور سے اس کا ذکر نہ کرو۔ جن محدثوں سے میل جول کرنے کو خواہر یا اس کے مال باپ منع کریں ان سے میل ملاپ مت رکھو، جہاں کہا سے چلنے کو وہ پسند نہ کریں وہاں ہرگز نہ جاؤ۔ ان کی اجازت کے بغیر نہ کہیں جاؤ اور نہ آؤ۔

پادری امید ہے کہ اگر تم نے اس ہر تازہ پر عمل کیا تو انشاء اللہ تعالیٰ سب کی بیماریاں جانچ جائیں اور عزت و دولت سے زندگی گزرے گی۔ خدا کرے کہ اس اور زندگی بھی سمجھدار ہیں تاکہ پادری و حجت سے رکھیں۔

ایک لڑکی کا مرنا اور غذاؤں میں پھینسا

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بڑھیا آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری ایک لڑکی جو ابھی میں مر گئی تھی بہت دن پہلے میں نے اس کو کبھی خواب میں نہیں دیکھا ہے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ جس کی برکت سے میں لڑکی کو خواب میں دیکھ لوں۔

آپ نے فرمایا کہ تم جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل نماز میں طرح طرح کی برکتیں پڑھو کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الفاتحہ ایک بار اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الفاتحہ ایک بار، اور تیسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الفاتحہ ایک بار اور چوتھی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ الفاتحہ ایک بار پڑھو اور نماز پڑھ کر مسجد میں جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یا اے میری لڑکی کو خواب میں دکھا دے اور پھر سو جانا اٹھا۔ اللہ تم اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھ لگی۔ بڑی لڑکی سے یہ عمل کیا اور لڑکی کو خواب میں دیکھا۔ پھر وہ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور رو رو کر کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کی برکت سے میں نے اپنی لڑکی کو خواب میں دیکھا، یا رسول اللہ وہ تو ہفت روزہ کے ہائے غذاؤں میں پھنس رہی ہے۔ میں اس کے حال سے نہایت بہت چاہتی ہوں۔ دو میری بیٹی مدد کر کہتی تھی کہ اے میری مہربان آئی جان یہ میرا سال رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دو کہ آپ کی دعا اور برکت سے میں ان غذاؤں سے نجات پاؤں اور میری اس حال کی خبر محدثوں کو سنا دی جائے کہ وہ میری طرح غذاؤں میں نہ پھنسیں۔ حضور نے فرمایا کہ جو خواب تم نے اپنی بیٹی پر دیکھیں ہیں یہاں کر دو۔ بڑی لڑکی مدد کر کہنے لگی سے

بولی وہ یا سناؤں یوم الحساب	دس طرح کے آس پر دیکھے ہیں غلاب
پچھلے دیکھا میں نے آس کو رانی	آتشِ ہندو میں جلتی ہے ہاری
بڑھیا میں نے اس کا باعث آس سے جا	یعنی تجھ کو کس لئے دوزخ
یوں کہا اس نے مجھے لئے پاکباز	تو کہہ کر تھی شستی سے ملے

فرض حق جو میں نہ کرتی تھی ادا
 دوسرے یا حضرت احمد سنو
 پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب
 سر کو کھولے جو پھرا کرتی تھی میں
 دیکھتے تھے سر کو نامحسوس سر سے
 تیسرے دیکھا کہ سینہ میں آگ کی
 ایک طرف سے کان میں گو اس کے ڈال
 پوچھا میں نے حال اس کا کیا بتا
 چغلیاں جو کیا کرتی تھی سیں
 ایک کی مٹات کہستی ایک کو
 اس لئے ہے آج بھر میرے عذاب
 دیکھا یہ جو تھا عذاب سے مصطفیٰ
 آتش دوزخ میں بھرتے سر بسر
 یوں کہا اس لئے کہ میں دنیا میں حال
 غیر مردوں سے جو نہ جیتی تھی میں
 اس لئے ہے آج اسی حق کا عتاب
 پانچویں اس طرح سے دیکھا اسے
 جس سے اس کا منہ سارا چھپ رہا
 یہاں سے اس سے جو کیا دریافت حال
 تھے جو نامحسوس میں میں سے چھپا
 اس لئے ہے منہ کے اوپر آ ہلا
 اور چھپے دیکھا اسے اس حال سے
 اور زبان کو اس کی گلا کی طرف
 پوچھا میں نے اس سے یہ کیا ہے عذاب
 کہتی تھی جو اپنے شوہر کو بھڑا

اس لئے مجھ کو مل دینے میں جا
 ڈالتے تھے اس کے سر پر آگ کو
 یوں مجھ سے نب دیوں با اضطراب
 دل جہاں چاہتا تھا جایا کرتی تھی میں
 ہے عذاب سخت سر پر اس لئے
 سارے کے ہاتھوں میں فرشتے یا نبی
 دوسری طرف سے پینے تھے انکو کھل
 بادلیا پر درد اس نے یوں کہا
 یہ گناہ سر پر لیا کرتی تھی میں
 تاکہ پیدا با رہی تھیں سارا ہو
 کہا کہوں جیسی کہ ہے حال خوب
 اس کو میں آنکھوں کے اندر بر ملا
 پوچھا اس سے یہ کیا حال پڑ ضرور
 دیکھتی تھی صورت ناگھراں
 ملنے سے ب کے پھرا کرتی تھی میں
 اس سبب سے ہوں گرفتار عذاب
 آبد اک سیاہ میں کہ نہ پہ ہے
 تھی جب صورت کہوں کہا یا فہما
 یہ جواب اس لئے دیا ہو پڑاں
 منہ چھپایا ان سے نہ میرا سے کہی
 ہوں بہت تھکی کے اندر مبتلا
 ہونٹ اس کے میں چھری سے کاٹتے
 کھینچتے ہیں بار سولہ ہا شرف
 یوں دیا اس مری دختر سے جواب
 اور بکھٹ اس کو دینی تھی سدا

اس کے کہنے پر نہ میں کرتی تھی کام
 اس لئے ہے آج میرا حال ہے
 ساتویں بس آگ کی زنجیر سے
 اور سر پر پڑتی تھی کڑیوں کی مار
 کیا یہ حالت ہے تیری بیٹا بتا
 بے اجازت اپنے شوہر کی سدا
 اس سبب سے یہ غضب مجھ پر ہوا
 آخری دوزخ میں دیکھے سانپ دو
 جو کیا دیانت میں نے اس کا حال
 غیر کے بچوں کو جو میں گاہ گاہ
 اس لئے یہ سانپ کاسے صبح دشام
 اور زوی یا حضرت خیرا لوری
 پیٹ اس کا ہر طرف سے مڑج کر
 پوچھا اس کا بھی سبب میں نے دہاں
 کھایا کرتی تھی جو میں مال حرام
 نیک و بد کا کچھ نہ کرتی تھی خیال
 اس لئے اس پیٹ میں لے لے فگسا
 دسویں اس کو اس طرح دیکھا گیا
 مارتے ہیں اس کے بیروں پر تمام
 پوچھا میں نے اس سے یہ کیا حال ہے
 بے اجازت اپنے شوہر کے کبھی
 مشق تھی کہنا نہ ملے ہر کا ذرا
 کرتی تھی جو اس کی مرضی پر نہ کام
 یا رسول اللہ پھر بیٹی میری
 عرض یہ کیجیو رسول اللہ سے

بر خلاف شوہر کرتی تھی مدام
 آہ اپنا ہی تو یہ اعمال ہے
 ہاتھ پاؤں اس کے سب دیکھے بندھے
 پوچھا میں نے اس سے ہو کر غلگلا
 بادل منظر یہ پھر اس نے کہا
 مال بے جا خرچ میں نے کر دیا
 ہوں بہت سختی کے اندر مبتلا
 بیٹھے ہوتے تھے اس کی چھاتی پر جو
 یہ جواب اس نے دیا ہو پڑ حال
 بے حکم شوہر کے دیتی دودھ آہ
 کاشتے ہیں چھاتیوں کو لا کلام
 حال اس کا اس طرح دیکھا گیا
 ہر دم ہے ڈھول جیسا سر بسر
 یوں کیا اس نے درد و غور بیان
 جیسا مل جاتا تھا دنیا میں تمام
 کھاتی تھی ہوشیہ یا ہو حلال
 سانپ اور کچھو بھر سے ہی بے شمار
 آگ کے تیروں کو لے کر یا مصیبت
 ہے عذاب سخت یا خیر الائم
 یوں دیا اس کا جواب اس نے مجھے
 گھر سے باہر جو میں جاتی تھی چلی
 بر خلاف اس کے رہتی تھی سدا
 اس لئے پایا ہے دوزخ میں مقام
 درد و کر کے یوں کہنے لگی
 نائب حق دو جہاں کے شاہ سے

عورتوں کو حال میرا دیں سن
 تاکہ ایسی عادتوں سے وہ بچیں
 اور میری عرض یہ بھی کیجیے
 میرے شوہر کو بلا کر مصطفیٰ
 مجھ سے جو کچھ ہو گئے اس کے قصور
 پھر نبی سے اس کے شوہر کو بلا
 بخشدے تو اپنی بیوی کی سب خطا
 حسب فرمان رسول کبیر بار
 بڑیابی سے دوسرے دن پھر اسے
 یعنی جنت میں ہے بیٹھی تخت پر
 واسطے اس کے ہے داں و توبہ سب
 دیکھ کر ماں کو کہا ہے نیک نام
 اُن کی برکت سے ملی مجھ کو نجات
 مجھ سے شوہر جب میرا ماضی ہوا
 ورنہ لے ماور میں تا نہ ذر حساب
 عورتوں کو چاہیے لئے نیک نام
 خوف سے اللہ کے دل میں ڈریں
 بی بیو اسی حال پر اب غور کہ

جس طرح دیکھا ہے یاں پر ماجرا
 مثل میرے وہ نہ آفت میں پڑیں
 خدمت حضرت میں لے ماور نہ کو
 کرا دیجئے صاف میری سب خطا
 معاف وہ لکھ کر ا دیجئے ضرور
 سامنے اپنے بٹھا کر یونہ کہا
 ہے عذاب سخت میں وہ مبتلا
 معاف کی بیوی کی سب اس نے خطا
 خواب میں دیکھا بڑی ایک شان سے
 انداز مولا کار کھا ہے اس کے سر
 ہر طرح کی نعمتیں عیش و طرب
 میرا پہنچا تا تو حضرت کو سلام
 اور یہ درج ملا اسے نیک ذات
 فضل حق سے تب ملی جنت میں جا
 رہتی شدت سے گزتا عذاب
 اس قصے کو سنیں دل سے تمام
 رات دن بس طاعت شوہر کریں
 دل میں نیکی کو جبکہ دوسرے سر

کام کی اپنے قراب محنت نہ ہو
 حل کہہ لو پھر تو بیڑا پار ہو

ایک نہایت مفید مشورہ

محبوبہ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ در
 دین کا علم سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس مبارک حکم کی وجہ ظاہر ہے کہ جب
 دین کی باتوں کا علم نہ ہو گا۔ عبادت اور اطاعت دونوں صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہو سکتیں اس
 لئے مسلمان بھائیو اور بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آج کل دین کی باتوں کے سیکھنے کا آسان
 طریقہ یہ ہے کہ ایک کتاب بیشقی زیور کے نام سے بہت مشہور ہے اور بڑی معتبر ہے اس کے گیارہ
 جھٹے ہیں۔ اس کو ہندوستان کے ایک عارف بزرگ عالم نے اردو زبان میں لکھا ہے اور ہندوستان
 کے بڑے بڑے بزرگ عالموں نے اس کو پسند فرمایا ہے اور یہی اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔
 اس میں ضرورت کے موافق پاکی ناپاکی۔ وضو غسل۔ نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ عین دین۔ خرید
 و فروخت۔ مرنا جینا۔ کفن و دفن۔ ریتن جلتا۔ رہنا سہنا۔ ماں باپ اور اولاد وغیرہ کے حقوق اور
 نکاح و طلاق وغیرہ کے تمام مسائل موجود ہیں جن کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض
 ہے اس کو خرید و پڑھو اور سنو۔ انشاء اللہ چند روز میں اردو کے مولوی اور مولوی بن جائیں گے
 کہ چکاہوں میں تو بس تبلیغ دیں | آج اس سے مجھ کو کچھ نکتہ نہیں
 خفاقی تاثیر ہے پروردگار | اس میں مجھ کو کچھ نہیں ہے اختیار
 ہاں مگر تاثیر دے اے اے خدا
 دل میں تیرے ہوا اثر اس وعظ کا

صبر اور شکر کا بیان

آدمی پر دو حالتیں آتی ہیں ایک مرضی کے موافق ہوتی ہے ایسی حالت کو خدا کی نعمت
 سمجھنا اور دل میں خوش ہونا اور نہ پاؤں سے خدا کی تعریف کہتا اور اس نعمت سے خدا کی جاؤت
 اور اطاعت کرنا اور اس کی نافرمانی سے بچنا اس کو شکر کہتے ہیں اور خدا کی نعمتیں بہت سی
 ہیں جیسے خدا نے آرام اور سکھ و یا ہور مال یا اولاد عزت یا حکومت دی ہو تو ایسے وقت
 کا شکر یہ ہے کہ دعا رخ خراب نہ ہو۔ خدا کی یاد اور اس کے حکموں سے غافل نہ ہو۔ خدا
 کی نعمتوں کو یا دکرے غریبوں کو حقیر نہ جانے کسی پر ظلم نہ کرے۔ مال کو برباد نہ کرے۔

کرے۔ مجھ سے کام نہ کرے۔ غریبوں کی مدد کرے۔ فضول خرچی سے بچے۔ دوسری حالت مرضی کے خلاف جوتی ہے جس سے دل کو نرم اور فکر ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے ایسی حالت کہ یہ سمجھ کر اس میں میرے لئے کوئی بہترائی ہے۔ خدا کی شکایت نہ کرے۔ اگر وہ خدا کا کوئی حکم ہو تو اس پر مضبوطی سے قائم رہے۔ جیسے رزق کی تنگی یا کوئی تکلیف یا غم ہو تو بہت اور مضبوطی سے اس کی سہارا کرے اور پریشان نہ ہو دے اس کو صبر کہتے ہیں اور صبر کرنے کے موقع آدمی پر بہت سے آتے ہیں جیسے دین کے کاموں سے جی بگھڑتا ہے اور جبرے کاموں کا اتفاقا کرنا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنا نہیں چاہتا یا کسی کا حق دہانا چاہتا ہے یا کسی کو ناحق تکلیف دینا چاہتا ہے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ بہت کر کے دیکھ کے حکموں کو ادا کرے اور غنا ہونے کے کاموں سے بچے۔ چاہے جی کو کتنی ہی تکلیف ہو۔ کیونکہ بہت جلدی ہی تکلیف کے بدلے آرام نصیب ہو گا۔ اور ایک موقع صبر کا یہ ہے کہ کوئی بلا آپڑے جیسے بیمار یا رزق کی تنگی یا کوئی دھم سنگے یا کوئی عزیز مر جائے یا مال کا نقصان ہو جائے تو ایسے وقتوں کا صبر یہ ہے کہ مضبوطی سے اس حالت پر ثابت قدم رہے اور یہ سمجھے کہ میرے لئے اس میں بہترائی ہے اور بے صبری کرنے سے تقدیر کو بدل ہی نہیں سکتی پھر بے صبری کر کے ٹوٹا بھی کیوں کھو یا جاوے اور سب سے بڑی بہترائی ٹوٹا ہی کہ سمجھے۔ نہ خدا کی شکایت کرے اور نہ ہر وقت اس کو سوچا کرے بلکہ صبر کے ثوابوں کو یاد کیا کرے۔

صبر کرنے کے ثوابوں کا بیان

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اور جن لوگوں نے اللہ کی رضا مندی کے لئے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کیا اور نمازیں پڑھیں اور اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے چھپے اور ظاہر اسی کی راہ میں خرچ کیا اور بوائے کے مقابلے میں نیکی کرتے رہے تو یہ ایسے لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام اچھا ہے، یعنی آخرت میں ان کے رہنے کے لئے جنت کے باغ ہیں جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد جو نابالغ ہوں گے وہ سب ان کے ساتھ جائیں گے اور جنت کے ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس آکر ان سے سلام ملے کریں گے اور یہ بھی کہیں گے کہ دنیا میں جو تم صبر کرتے رہے تھے آج تم کو یہ اسی صبر کا بدلہ ملتا ہے۔ سبحان اللہ نہاری دنیا کا بھی کیسا اچھا انجام ہوا۔ - سورۃ البرعدہ اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے

مے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں کو دنیا کے تمام نقصانوں اور تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کو ہماری دعا مندی کی خوشخبری سنادیتے ہیں کہ یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب ان پر کوئی بلا آپڑتی ہے تو یوں کہتے ہیں :-

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ط

یعنی ہم اور ہماری اولاد اور مال و یلہ سب اللہ ہی کے تھے ہیں اور ہم بھی اس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی مہربانی ہے اور یہی لوگ سیدھے راستہ پر ہیں (سورۃ البقرہ)

مُشْتَبِهَاتُ اللّٰهِ ذَرِّبْهُمْ کیسی عزت و شان ہے دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرنے والوں کی۔ بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کا ساتھی اور مددگار ہے۔

اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے :-

رَمَضَانُ يَدْفَعُ الْهَيْبَةَ عَنْ أَخِيهِمْ بِخَيْرِ حُجَابٍ ط

یعنی ہر لوگ دنیا کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہیں ان کو بے شمار ہی بدلہ دیا جائے گا۔ اور دیکھیں بیکساں شفیق مامیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر جتنا آدمی پر کوئی صدمہ آپڑے اور وہ صبر جمیل کرے تو اس کے لئے جنت ضروری ہے۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ صبر جمیل کیسے ہے۔ آپ نے فرمایا :-

آنکھوں سے روننا اور زبان کو اللہ تعالیٰ کی شکایت سے روکنا یہ صبر جمیل ہے۔
دیکھو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

جب میں اپنے مسلمان بندے کے کسی پیارے کی جان گیتا ہوں پھر وہ بندہ یا بندی میرا حکم سمجھ کر صبر کرے تو میرے پاس اس بندے اور بندی کے لئے جنت کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں ہے اور جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ اس سے ان کے دلوں کو صدمہ پہنچا۔ وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر فرماتا ہے کہ وہ میرا بندہ اور بندی کیا کہتے ہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کے حکم میں رہتی ہیں انہی کو انہی کہتے ہیں۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ط

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مے فرشتہ ! ان تمام بندوں کے لئے جنت میں ایک محل بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ یعنی ہمارے دیئے ہوئے علم پر ہماری تعریف اور صبر کرنے والوں کا شکر (تعالیٰ) مانا جائے۔

مسلمان بھائیو اور دین کی بہنوں! دنیا کے اس جیل خانہ میں چاہے کوئی جان کا سدھ پہنچے یا مال کا سب میں گناہ صاف ہوتے ہیں اور بے گنہ ہوتے ہیں اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور جتنا ثواب ملتا ہے: ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم میں راضی رہنا چاہیے۔

دشمنوں کو اپنے وہ رسوا کرے
دشمنوں کو اپنی ہزاروں نعمتیں
دشمنوں کو اپنے رنج و تعب سے
دوستے دوستے بے بغیر یقوب ہو
کر بلا میں قسۃ الفیق نبی
خاندان کے ائمہ سے یوں ہوئے شہید
ہو حسن کا نہ ہر سے ہلکے ہر
عقل سے برتر خدائی ہے تری
جو کہ تر کر تا ہے برحق ہے بھیا

دشمنوں کا جو کہیں کہنا کرے
دشمنوں کو اپنی ہزاروں نعمتیں
دشمنوں کو اپنے رنج و تعب سے
دوستے دوستے بے بغیر یقوب ہو
کر بلا میں قسۃ الفیق نبی
خاندان کے ائمہ سے یوں ہوئے شہید
ہو حسن کا نہ ہر سے ہلکے ہر
عقل سے برتر خدائی ہے تری
جو کہ تر کر تا ہے برحق ہے بھیا

جاتا ہوں میں خداوندی تیری

جاتا ہوں تجھ کو میسر ہے تیری

صبر کرنا الے بغیر حساب کے جنت میں جانیگے

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔

قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ جن کا قرضدار ہو وہ حاضر ہو جائے گا کہ کہیں گے
ایسا کون ہے کہ میں کا اللہ قرضدار ہو۔ فرشتے جواب دیں گے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں تکلیف
دی تھی اور اس تکلیف سے ان کو سدھ پہنچا تھا اور ان کے آسہ نکلے تھے مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا حکم
سمجھ کر صبر کیا تھا اللہ تعالیٰ ان کا قرضدار ہے اور دنیا میں جو عرصہ صبر کرنے والوں کے لئے کئے تھے آج
پہلے سے کر رہے گا۔ یہ اعلان سن کر بہت سے لوگ مرد اور عورتیں جمع ہو جائیں گے۔ فرشتے ان کے اعمال
نہر دیکھیں گے جن کی بے صبری نکلے گی ان کو دُور کر دیں گے اور جن کا صبر دیکھیں گے ان کو اللہ تعالیٰ
کے عرش کے نیچے سایہ میں کھڑا کر کے عرض کریں گے کہ۔

اے رب تیری تکلیفوں پر صبر کرنے والے حاضر ہیں۔ حکم ہو گا کہ ان سب کو جنت سے

رخصت کے سایہ میں کھڑا کر دیا ہم پہلے اپنے لہجہ کی روشنی سے ان غم کے ادوں کے دلوں کو ٹھنڈا کریں میں ان کے
 دلوں کو ٹھنڈک پہنچائی جائے گی پھر حکم ہو گا۔ اے صابر بندو! تم نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے تکلیفیں
 نہیں دی تھیں بلکہ اس نے دی تھیں کہ آج کے دن تمہارے دل سے ہر عیب بڑھ جائے جس آج ہم ان غلوں اور تکلیفوں
 کے بدلے تمہارے گناہ معاف فرمائے ہیں اور تم کو دوزخ کے عذاب سے بری کرنے ہیں۔ تم نے دنیا میں صبر
 کر کے ہم کو خوش کیا تھا آج ہم تم کو خوش کریں گے اور بے شمار نعمتیں دیں گے۔ پھر غریبوں سے فرمائے گا۔
 نے میرے غریب بندو! میں نے تم کو دنیا میں ذلیل کرنے کے لئے غریبی نہیں دی تھی بلکہ تمہارا حساب بھڑکا
 کرنے کے لئے اور آج کے دن تمہارا رتبہ بڑھانے کے لئے غریبی کو پسند کیا تھا اور آج تمہاری یہ عزت اور شان ہے
 کہ ہم نے تم کو ٹھنڈک یا اللہ جن لوگوں نے دنیا میں تمہاری مدد اور خدمت کی تھی تم ان کو بھی بخشوا سکتے ہو۔ پھر ان
 بندوں سے فرمائے گا جنہوں نے اپنے بچوں کے مرتبے پر صبر کیا تھا کہ اے صابر بندو! اگر تم تمہارے بچوں کی عزت
 کو بے تحفظ طریق سے نہ دیکھتے اور تمہارے دلوں کو نرمی نہ کرتے تو آج تم کو یہ درجے نہ ملتے۔ صبر کرنے کی وجہ سے ہم
 تم سے خوش ہیں اور اب تم اپنے بچوں کو ساتھ لے کر بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اب تم نہ بھی مرو
 گے اور نہ کوئی غم اور تکلیف دیکھو گے۔ پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سے شکریے کو بھیجی۔ بہار وغیرہ مصیبت
 کے دوسرے ہوتے سے فرمائے گا اور صبر غم زدہ لوگ مرد اور عورتیں اپنے اپنے درجے کو دیکھ کر خوش ہوں گے
 کوئی بادشاہ ہو گا، کوئی نواب جیسا ہو گا۔ کوئی امیر اور رئیس جیسا ہو گا۔ فرشتے ان کو بلاق یعنی جنتی ٹھکانوں
 پر سوار کریں گے اور بڑی عزت اور شان سے جنت کے دروازے پہنچ جائیں گے جو لوگ اس قیامت کے میدان
 میں حساب دینے کے واسطے دسے کھڑے ہوں گے وہ ان کی یہ عزت شان دیکھ کر کہیں گے کہ یہ لوگ نبی ہیں
 یا خلیفہ ہیں۔ فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں تکلیفیں دی گئیں مگر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ
 کا حکم سہجہ کر صبر کیا تھا اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے تالبدار رہے تھے یہ جواب سن کر وہ لوگ ہنسے اور اس
 سے کہیں گے کیا اچھا ہوتا کہ ہم بھی تالبداری کرتے اور دنیا میں تکلیفیں اٹھاتے بلکہ ہماری کھال قینچیوں سے
 کاٹی جاتی کہ آج ہم کو بھی یہ عزت ملے اور حساب دینے کی مصیبت سے چٹ جائے۔ پھر فرشتے جنت کا دروازہ
 کھٹکھٹائیں گے۔ جنت کا بڑا فرشتہ رضوان پوچھے گا کون ہو فرشتے کہیں گے صابر لوگ آئے ہیں اور دروازہ
 کھول دے۔ وہ کہے گا کہ اچھی تالبداری نہیں کی گئی اور نہ حساب و کتاب کا دفتر کھلا ہے پھر یہ لوگ حساب لینے
 سے پہلے کیسے آگئے۔ فرشتے کہیں گے کہ صابر لوگوں سے حساب کتاب نہیں لیا جائے گا بس رضوان جنت
 کا دروازہ کھول دے گا اور صابر لوگ بڑی عزت و شان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے (مکتبہ ابراہیم)

نایک۔ مسلمان ہاتھ اور ہنڈ، مسکینو، بیکسو، طرہو، غرور، محتاجو، دیکھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری

کیسی غرت اور شان ہے مگر اچکھ ماری یہ حالت ہے کہ جہاں کوئی تکلیف پہنچی تو ایسے پریشان ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر دیتے ہیں، شکایت کرتے ہیں کہ ہم کو کس مصیبت میں پھنسا دیا، ہانک کر ناز تک چھوڑ دیتے ہیں جیسے ایک شخص بڑا غلڑی، پرہیزگار مشہور تھا اس کی بھینس سرگئی اس کے رٹکے نے خبر دی کہ بچہ جس کی فخذ بڑھا کر تاس ہے اس نے ہماری بھینس مار دی، کہنے لگا کہ اچھا اس نے بھینس تو مار ہی دی ہے میں بھی اصل ماں باپ کا ہوں گنا تو اب ساری عمر ناز نہیں کڑھوں گا، اور وضو کا پانی گرا کر وہ جاہل کہتا ہے کہ لے پڑھو اسے ناز بھینس کے اور نیو لے، بھلا دیکھو تو کچھ ٹھکانہ ہے اس جہالت کا کہ ذرا سا دیر میں ساری دنیا کا بندار کا اور پڑ پڑ ختم کر دی اور خدا کا عذاب سر پر لے لیا، اس دکھ سکھ میں صابر و شاکر رہو، اللہ اور رسول کے حکم پر منسوبی سے چلتے رہو۔

دُعَاء

یا الہی مجھ کو صبر و شکر دے	کر بہت ہی صابر و شاکر مجھے
دے مجھے اپنا قصا پر تو رہنا	حکم سے اپنے بجے راہی بنا
ملا سے میں تقدیر کا تاب دیوں	حکم سے تیرے کبھی غافل نہ ہوں
دے مجھے صبر جمیل سے ذوق الجلال	کر نہ دے مضطر مجھے رنج و ملال
صبر سے یارب اعلیٰ کر تر مستور	کر ہمارا خاتمہ اسلام ہر
نہیاں دنیا کی جھیلیں لاکھ ہم	ماہ و برس سے پر نہ دگجائے قدم

اپنی حاجت کا وہ حصہ دے ہمیں

بارخ جنت میں جو پہنچا دے ہمیں

بین کر کے رونے کی سزا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :-

وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو کس کے غم میں سر کے بال شڈائے اور کپڑے پھاٹے اور منہ پیٹے اور

خود پھانے و بخاری و مسلم، غایتہ

بین کر کے رونا اور خود پھانا، شرارہ منہ اور چھاتی پیشینا، کافروں کا اللہ دنیا سے محبت رکھنے

والوں کا طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو ایسا نہ کرنا چاہیے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کر کے رونے

والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ بین کر کے رونے والے مرد ہوں یا عورتیں

ان پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور قبر میں ان کی سورتیں کٹنے کی سی ہو جاتی ہیں اور دین کو کسے دوسلے سے مرنے والے کو یہ عذاب ہوتا ہے کہ اس کی قبر میں دوزخ کی طرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے اللہ کا سلسلہ مناسب اس کو اگر لپیٹ جاسکتے ہیں اور وہ مرنے والا دوزخ کو کہتا ہے کہ یہ عذاب مجھ پر کیوں آیا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ عذاب تیرے گھر والے تم کو پہنچا رہا ہے اس کی تیرے مرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہیں اور دین کو کسے دوسلے میں اور غم جاسکتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ سے لڑائی کرتے ہیں۔ پھر وہ مرنے والا کہتا ہے کہ میں کسے دوزخ اور شہر میں یہ ان کا گناہ ہے اس میں میرا کیا قصور ہے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ تو نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہ بتلایا تھا کہ میرے مرنے پر اللہ تعالیٰ سے لڑائی نہ کرنا اور دین کو کسے نہ دوزخ میں کرنا حرام ہے۔ (دوا جبرمندی)

مسلمانو! دین کو کسے دوزخ پھوڑ دو کیوں اپنے پیاسے مرنے والے کو دکھ پہنچاتے ہو۔ ان دل سے آنکھوں سے جتنا دل چاہے رو لو اس کی اجازت ہے بلکہ ثواب ملتا ہے۔

بلا اور مصیبت میں فرق

بائیس سب پر آتی ہیں انہی کو یا دلیر امیر ہو یا فقیر اور بلاؤں پر صبر کرنے والوں کو سبے شاد ثواب ملتا ہے جیسے گناہوں کا معاف ہونا۔ دوسرے بلذہبنا۔ اللہ تعالیٰ کا خوش ہونا اور یہ سب سے بڑی نعمت ہے عافوں کی پہچان یہ ہے کہ جس پر وہ آتی ہیں وہ ان کو مضبوطی سے برداشت کرتا ہے ثابت قدم رہتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تہجداری پہلے سے زیادہ کرنے لگتا ہے تو یہ بلا ہے۔ امتحان ہے۔ آزمائش ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر آیا کرتی ہیں اور مصیبت بھی پر آتی ہے وہ ہے چین اور سخت پریشان ہو جانا ہے اللہ تعالیٰ کی شکایت کرنا ہے۔ ظہر ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تہجداری سے جھگڑتا ہے اچھے لوگوں سے وحشت اور نفرت کرتا ہے جیسے کہ مصیبت سے پہلے ناقران تھا ویسا ہی رہتا ہے۔ توبہ نہیں کرتا۔ گناہوں کی معافی نہیں مانگتا۔ یہ مصیبت ہے۔ سزا ہے۔ عذاب ہے اور اس قسم کی مصیبت اسی پر آتی ہے جو اللہ تعالیٰ کا ناقران ہونا ہے خوب سمجھ لو۔ اگر اللہ در رسول کی تہجداری کرتے ہوئے بھی کوئی غم یا تکلیف آپڑے تو یہ بلا ہے۔ آفتان ہے۔ اور اگر ناقران کرتے ہوئے ہر طرح کا آرام ہو اور مال و دولت ہو تو یہ مصیبت ہے۔ سزا ہے عذاب ہے اور یہ عذاب اس نے آیا کرتے ہیں تاکہ لوگ توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور تہجداری کرنے لگیں۔ اب کھرسے کھرسے کہو کہ خود سمجھ لو۔

مسئلہ تقدیر اور غم کرنے کی تدبیر

تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اس کے باوجود میں بحث کرنا حرام ہے کیونکہ آدمی کی کمزور عقل تقدیر کا
ماہر اور اس کی حکمت نہیں سمجھ سکتی پس جتنا اللہ و رسول نے بتا دیا ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے۔ ہادی
برحق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس کا مکان جنت یا دوزخ میں نہ
لکھا گیا ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہر ہم اپنے بھٹے پر یقین کیوں نہ کریں یعنی تقدیر کے مسئلے کوئی
عمل کرنا بے فائدہ ہے پس جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے ہو جائے گا آپ سے فرمایا کہ عمل کئے جاؤ۔ اس لئے کہ
ہر ایک آدمی کو وہی بات آسان ہوتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے پس جو خوش قسمت ہو گا وہ جلدی
سے اچھے کاموں کو اختیار کرے گا اور جو بد قسمت ہو گا وہ جلدی سے بُرے کاموں کو اختیار کرتا ہے۔ دیکھا ہی نہ آیا
اس حدیث شریف سے صحابہ یہ سمجھے کہ تقدیر کے آگے عمل کرنا بیکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
تم غلط سمجھے ہو۔ تدبیر کرنا۔ عمل کرنا۔ تقدیر کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کہ عالم اسباب ہے
جو چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان میں ایک دوسرے سے تعلق بھی رکھا ہے اور اپنی حکمت کے موافق ایک دوسرے
کا سبب بنایا ہے جیسے آنکھ دیکھنے کا سبب ہے اور کان سننے کا سبب ہے۔ زہر موت کا سبب ہے اس کا طرہ
اچھ کام کرنا جنت کے لئے کا سبب ہے اور بُرے کام کرنا دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔ کاروبار۔ محنت
مزدوری۔ تجارت و زراعت و غیرہ کرنا رزق کے لئے کا سبب ہے۔ اور کوئی ان کو تقدیر کے خلاف نہیں سمجھتا۔ حالانکہ
رزق تقدیر میں لکھا ہوا ہے پھر بھی اس کے حاصل کرنے میں تدبیریں اور کوششیں کون نہیں کرتا اس سے معلوم ہوا
کہ اچھے کام کرنا اور بُرے کاموں سے بچنا تقدیر کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی آفت نہ دنیا میں آتی ہے
اور نہ خاص فہاری جانوں میں مگر وہ جو کتاب لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے چلے اس سے کہ ہم دنیا میں جانوں کو
پیدا کریں۔ یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے۔ (سورہ مدید)

یہاں تک کہ تقدیر کے مسئلے کا بیان ہے آگے اس کی حکمت بتلاتے ہیں کہ یہ مسئلہ تقدیر کا تم کو اس نے بتلایا
ہے کہ تم کو کسی فوت اور ضائع ہونے والی چیز پر غم نہ ہو اور کسی حاصل ہونے والی چیز پر ایسی فرحت نہ ہو کہ اترا
جاؤ۔ کیونکہ ہر فرحت اچھی نہیں ہوتی بلکہ اچھی فرحت وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا ہو جیسا کہ قاریوں کے
تقصیر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِذَا قَالُوا فَتْنَةٌ لَّنَا تَفَرَّخْ إِنَّا اللَّهُ لَا يَفْتِنُ أَحَدًا

یعنی جب قاریوں کو اس کی برادری نے کہا کہ ملے قاریوں تو مال و دولت کی غرض میں آراستہ کیونکہ سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

اترے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ دیکھ لو نادون کو مال و دولت کی خوشی میں اترے گا کیا سزا ملے۔ تو تقدیر کا مسئلہ کہ اس لئے جایا گیا ہے کہ آفتوں میں جب کسی چیز کے فوت اور ضائع ہونے سے غم کو کوئی غم اور تکلیف پہنچے تو وہ غم اور تکلیف زیادہ نہ ہونے لے اور نعمت و فرحت میں اترے نہیں کیونکہ تقدیر کا ماننے والا یہ سمجھے گا کہ جو کچھ مال و دولت حاصل ہوا ہے اس میں میرا کیا اختیار ہے میرے ہنر یا کائنات سے نہیں ہوا بلکہ تقدیر میں اسی طرح لکھا ہوا تھا پھر غور کر سنا اور اترے کی کیا بات ہے ایسا آدمی کبھی نہ اترے گا اور نہ دنیا سے جنت کرے گا۔ پس یہی راستہ و آداب کی چیز ہے لیکن میں بھی آتا ہوں کہ جن لوگوں کو مال و دولت کے زیادہ آنے سے فرحت اور خوشی ہوتی ہے تو اس کے بدلے کے وقت حق کو ویسا ہی رنج و غم ہوتا ہے۔

صاحبو! یقین کر لو کہ جیسی وقت تقدیر کے ماننے سے ہوتا ہے اور کسی چیز سے نہیں ہو سکتی۔ چاہے کوئی کتنی ہی طاقت کی چیزیں لکھائے مگر اس بڑی شے کے سامنے سب بیکار ہیں۔ یقین چاہو تقدیر کا ماننا دل کو نہایت مضبوط کر دیتا ہے ایسا آدمی ثابت قدم رہتا ہے کیونکہ جب کوئی غم کی بات آئے گی تو وہ کہے گا کہ یہ تو تقدیر میں مقرر ہو چکا ہے وہاں میں حق پھر خدا کے لئے ہوئے حکم سے ناسخ ہو کر اپنی آخرت میں کیوں خراب کروں اور ایسے آدمی کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مقررہ کوئی حکمت ہے اور میرے لئے بہتر آتی ہے۔ قرآن و حدیث میں جو روحی و ظہری دلائل آئے ہیں اگر کوئی ان کو سوچے تو انشاء اللہ تعالیٰ کتنا ہی بڑا غم جو حکم ہو جائے گا۔

دیکھو! چھوٹے بچے کی موت میں ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ اگر کوئی بچہ کے چھوٹے بچے کے مرنے پر غم کے ساتھ ایک بات غم کے کم کرے اور مٹائے کی جی ہے۔ لوگوں کو ادا دے دے ہونے کی خوشی محض اس لئے ہے کہ ان کا جی بھی چاہتا ہے وہ نہان کو کیا خبر ہے کہ یہ بڑا ہو کر کیسا لکھے گا۔ ماں باپ کی راحت کا سامان ہو گا یا وہ بال جان ہو گا پھر وہ بڑا ہو کر مرے تو یہ خبر نہیں کہ وہ ماں باپ کو آخرت میں کچھ نفع دے گا یا خود ہی سہارے کا محتاج ہو گا اور بچپن میں مرنے والے بچے مصوم ہوتے ہیں اور وہ بہت کام آئے والے ہیں ان میں یہ شک بھی نہیں کہ وہ بچے آخرت میں یہ خود کس حال میں ہوں گے مگر مصوم تر لکھے ہوئے ہوتے ہیں وہ آخرت میں ماں باپ کے کام آئیں گے

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بچے جنت میں جائیں گے چلے آخرت میں بھی بچے ہی رہیں گے اور ان کی عذریں جی بچوں کی ہی رہیں گی وہی مذکورہ بالا اپنی بات پر اڑ جانا۔ صبر جو جانا مٹو یہ حالت جنت میں حاصل ہونے سے پہلے ہوگی پھر جنت میں پہنچ کر باپ بیٹے سب برابر ایک عمر اور ایک قدم کے ہو جائیں گے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ بچے اڑ جائیں گے اور کہیں گے کہ ہم جنت میں نہ جائیں گے جب ہمیں چاہئے ماں باپ کو ہمارے ساتھ نہ کیا جائے۔ ہم لو ان کو ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ لئے صدق ہو! خدا سے ہٹ کر نہ والو ہاؤ اپنے ماں باپ کو جی جنت میں لے جاؤ۔ اس وقت خوش خوش

جنت میں اپنے ماں باپ کے ساتھ جائیں گے تو یہ یگانہ پنچے اللہ تعالیٰ سے بھی آپ کی بخشش کے لئے مند کریں
 صے اور اگر بچہ بن جائے تو حضرت حضرت کا قصہ یاد کر کے دل کو بھرا کر نہ معلوم اس میں کیا حکمت ہو گی۔
 ممکن ہے کہ یہ اللہ زندہ رہتا تو دین کو خراب کر لیتا یا دنیا میں وبال جان ہو جاتا اگر کسی کے بالکل ہی اولاد نہ ہو وہ
 بچے کے میرے سوا کدہ میں حکمت ہے نہ معلوم اولاد دہلی تو کس کس آفتوں میں پھنس جاتے۔ حاصل یہ ہے
 کہ جس کو اللہ تعالیٰ اولاد دے اس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس کو نہ دے اس کے لئے یہی اچھا ہے اور جس
 کو نہ دے اور دے کر پھینک دے اس کے لئے یہی بہتر ہے۔ بس قدر کے مسئلے پر یقین کرنے سے غم کم ہو جاتا ہے
 اور صبر آ جاتا ہے جس کی وجہ سے حضرت ائمہ علیہم السلام اللہ عنہا صحابہ سے کامل صبر فرمایا اللہ اپنے شہر حضرت طلحہ
 رضی اللہ عنہ کو بھی صابر بنایا۔ اُن کا قصہ حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ اُن کا ایک بچہ بیمار رہتا حضرت طلحہ
 باہر سے آکر اُن کا حال پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن اُن کا انتقال ہو گیا اللہ شام کو حضرت طلحہ سے تو حضرت ائمہ علیہم السلام
 تھے اُن پر ظاہر نہیں کیا کہ بچے کا انتقال ہو گیا ہے کہ کسی کو پریشان ہوں گے اللہ پریشانی میں کھانا نہ کھا سکیں گے
 بلکہ جب انہوں نے دیانت کیا کہ بچہ کیسے ہے تو یہ جواب دیا کہ اب تو آرام ہے سکون ہے۔ یہ جھوٹ نہیں تھا کیونکہ
 موت سے بڑھ کر کیا آرام ہو گا جس کے بعد حرکت بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ سنی کہ انہوں نے کھانا کھایا۔ رات کو میری
 کی طرف میلان بھی ہوا۔ بیوی نے بے حد صبر کیا کہ اس سے بھی انکار نہ کیا جب صبح ہوئی تو کہا کہ میں تم سے ایک
 مسئلہ پوچھتی ہوں۔ جبکہ اگر کسی نے ہم کو کوئی چیز امانت کے طور پر دی ہو پھر بعد میں وہ اپنی امانت کو واپس لینا
 چاہے تو کیا کرنا چاہیے۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا کہ یہی چاہیے کہ جب مالک اس کو لینا چاہے تو بڑی خوشی سے
 واپس کر دیا جائے۔ حضرت ائمہ علیہم السلام نے کہا تو پھر اپنے بچے کو صبر کرو اور خوشی کے ساتھ اس کے دفن کا سامان کر دو۔
 کیونکہ خدا نے اپنی امانت لے لی ہے۔ حضرت طلحہ خفا ہوئے کہ تم نے رات ہی کیوں نہ خبر لی۔ کہا کیا ہوتا رات کو
 دفن کرنے میں تکلیف ہوتی اور تم رات بھر پریشان ہوتے۔ کھانا بھی نہ کھاتے اس لئے رات کو خبر نہیں کی حضرت
 طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اللہ سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو ائمہ علیہم السلام کا یہ کام
 بہت پسند آیا اللہ میں امید کرتا ہوں کہ آج کی رات کے عمل سے تم دونوں کو اللہ تعالیٰ بڑی برکت دے دے اور اللہ تعالیٰ فرمائے
 گا۔ آپ کے فرمانے کے مطابق حضرت عبد اللہ بن طلحہ پیدا ہوئے کہ جو بڑے عالم بڑے سخی اور بڑے مالدار اور صاحب
 اولاد تھے۔ تو حضرت ائمہ علیہم السلام نے سچ فرمایا کہ یہ اولاد اللہ کی امانت ہے جب وہ لینا چاہے خوش ہو کر خدا اس کے
 عطا کرنے کو دینا چاہیے۔ اس پر شاید کوئی سوال کرے کہ یہ امانت ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی محبت کیوں دی
 ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بچہ پلے کے کیونکہ بغیر محبت کے اس کو کسی ذمہ دار کو ہونا مشکل ہے اسی لئے غیر اولاد
 کا پالنا بہت دشوار ہے اور جب بچہ پلے جاتا ہے تو محبت میں جس کی ہونے لگتی ہے یہی دم ہے کہ بڑے بڑے

کے ساتھ ایسی محبت نہیں کہتی جیسی چوٹے کے ساتھ ہوتی ہے۔ فرض ادا کر دے خدا کی خیر سمجھ کر اس کی امانت ہے چند روزہ ہمارے پاس ہے پھر اُس کے مرنے پر زیادہ غم نہ ہوگا زیادہ پریشانی کی جڑ یہی ہے کہ تم اُن کو اپنی خیر سمجھتے ہو اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آسمان وزمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ زلفہ کرنا اور ماسنا اُن کے اختیار میں ہے وہ جب چاہے اور جس حالت میں چاہے سب کچھ کر سکتا ہے تم اُن میں کوئی دخل نہیں کر سکتے۔ تقدیر کے مسئلے میں یہی بتلایا گیا ہے کہ اُن پر عمل کرنے سے غم کی جڑ کٹ جائے گی۔ اُن طبی غم پر ہوا مگر وہ دیر تک نہیں رہے گا اور طبی غم یعنی جنت اور جہنم کی وجہ سے جو ہوتا ہے اُن میں ہلوسے لئے طبیعتیں ہیں بڑی حکمت یہ ہے کہ غم سے قناتیں ٹوٹ جاتی ہیں دنیا میں ایک اندھیرا نظر آتا ہے اودھا میں سے نکل کر نکل جاتا ہے۔ اپنا سنا بھی یاد آتا ہے صبر کرنے پر ثواب مل جاتا ہے گناہ معاف ہو جاتے ہیں وہ جہے بلند جوتے ہیں خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے وہ نہ طبی غم تو ایسا ہے کہ اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر قرآن پر عمل کرنے والا اور صبر کرنے والا کون ہوگا مگر طبی غم آپ کو بھی ہوا۔ آپ نے اپنے خاص جہنم کے انتقال پر فرمایا کہ :-

اے ابراہیم ہم کو تمہاری جدائی کا غم ہے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور حق پرستی کی بڑی دلیل ہے کہ آپ نے اپنے غم کو ظاہر فرمادیا بنا ہوا صوفی اور مولوی ایسے مرتبے پر کہیں یہ نہ کہے گا کہ مجھے غم ہوا جبکہ بناوٹ کر کے غم کو چھپاتے گا مگر سچوں کی یہ شان نہیں وہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا نُنْكُتُمْ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ لَا تُفْنِنُ ۝

یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی بار و مددگار نہیں۔ اس فرمان میں یہ بتلایا گیا ہے کہ نہیں سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اور اُسی کی تابعداری کرو اور اُسی کی یاد دل میں بساؤ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ سے بڑی محبت ہوگی تو اور چیزوں کے جدا ہوتے پر زیادہ غم نہ ہوگا اور ایسا آدمی یہ کہے گا کہ میرے مالک اور میرے پیارے کا یہی حکم ہے مجھ کو اس پر راضی رہنا چاہیے اور یہ کہے گا کہ میرے خدا ہے

سایا ہے نظروں میں میری جب سے تو | ہر درد دیکھتا ہوں اور ہر تہی تو ہے

بیکل جلتے دم تیرے حکموں کے نیچے | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

گلستانِ می جہ کے ہر گل کو دیکھا

تیری ہی کی رنگت تیری ہی سی بو ہے

خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھاؤ جس کا ذریعہ ہے تابعداری کرنا اللہ تعالیٰ کے سوا جتنی چیزیں ہیں سب سے محبت کم کر دو پھر دنیا اور آخرت کی راحت تمہارے ہی لئے ہے اگر شکوتی اور ناخوش

جو کتاب جو تم کو راحت دے گی یہ تو دنیا میں آرام ہو گا اور دنیا سے سفر کرتے ہوئے یہ حالت ہو گی کہ فرشتے جنت کی خوشنودی سنائیں گے جس سے ہر نیک بندے کو اپنے اصل گھر میں جانے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے اسی سے جانے کو جلدی ملے جانے کا حکم ہے اب سمجھ لو یہ موت کیسی خوشی کی ہو گی اور قبر میں یہ ہو گا کہ جنت کی طرف سے کھڑکیاں کھل جائیں گی۔ وہاں بھی فرشتے خوشخبریاں سنائیں گے اور قیامت کے میدان میں یہ حال ہو گا کہ ان کو بڑی گھبراہٹ کے وقت قیامت میں زندہ ہونے کے غم میں نہ ڈالے گی اور قبر سے نکلتے ہی فرشتے ان کی تعظیم کریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرطہ میں قیامت کا دن کا فرسکے لئے پچاس ہزار ہری کا ہو گا اور تا بعد از سالوں کو ایسا معلوم ہو گا۔ پچھ فرمنا کہ وقت آیا اور گیا۔ پھر اوطار پر لٹکتے ہوئے دوزخ یہ کہہ گا کہ نے پچھے ایمان دے لے جلدی پاد ہو جا کہ تیرے نور کی ٹھنڈی میری آگ کی تیزی کو بجھا دیا۔ بتلائیے یہ پاکیزہ زندگی ابھی ہے یا یہ دنیا پھنسی ابھی ہے کہ فنا ہونے والی اور جاہنے والی چیزوں میں ہم پھنسے پھنسے ہیں بس اگر دنیا کو ابھی چاہتے ہو اور مرنے کے بعد راحت اور آرام چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ سے تعلق اللہ محبت پیدا کرو۔ اور اس کے حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ کسی کامل پیر کا دامن پکڑو اور اپنے کام کے سپرد کرو اور اس کے کہنے پر عمل کرتے رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر تیرے لئے دنیا میں بھی آرام اور آخرت میں بھی عزت و راحت ہے جنت ہے۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَالِدًا وَآلِهِ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ

حضرت الیوب علیہ السلام کا صبر و شکر

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَ اِذَا كُنْتَ عَنِيبًا نَّارَ اَيُّوبَ ط یعنی اسے جس سے جند قدم ہمارے نبی الیوب کے حالات چھو اور صبر و شکر کرنے کا طریقہ سکھو۔ حضرت الیوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تھے اور آپ کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی اولاد میں تھیں اور آپ کی بوری حضرت یونس علیہ السلام کی پوتی ہیں آپ کے ہار دینے تھے اور بارہ ہی بیٹیاں تھیں اور آپ کے بیٹا پانچ تھے جن کی کھیتی برکت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر طرح کی نعمت مال و دولت اور ادا و عطا کی تھی۔ اور نہ بکری۔ گائے بیل وغیرہ سب کچھ دے رکھا تھا۔ آپ بڑے شکر گزار اور سخی خیر خیرات کرنے والے تھے عبادت اتنی کرتے تھے کہ فرشتوں میں بھی آپ کی شہرت ہو گئی کہ الیوب اللہ تعالیٰ کے بڑے شکر گزار ہیں آپ کی عبادت اللہ شکر گزار ہی سے شیطان حسد میں بھر گیا اور کہا کہ اسے رب الیوب کی شکر گزاری کا میں قاتل نہیں کیونکہ وہ مالدار ہے غریبی میں عبادت کرے تب میں سمجھوں گا کہ وہ شکر گزار ہے مجھے اس کے مال پر اختیار دے حکم ہوا کہ چھ کر اختیار دیا۔ شیطان نے اپنے پیادوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم اپنی اپنی طاقت بیان کرو۔ سب نے اپنی اپنی طاقت بیان کی کسی کی طاقت کو پسند نہ کیا پھر ایک مہاراجہ نے کہا کہ میں زمین سے آگ کی چنگاریاں اور فینے نکال سکتا ہوں۔ شیطان نے کہا بس جو

کلمہ میں چاہتا ہوں میرے ہی بس کا ہے اسی وقت جا اور ایوبؑ کے تمام جانوروں کو جلا دے اس نے ہمارے ایک ایسی چوہک ماری کہ زمین سے آگ کے شعلے نکل پڑے اور تمام جانور ادھنٹ بکے یا بیل وغیرہ جل کر خاک ہو گئے پھر شیطان کو کرکے صورت میں ہو کر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو اسی نے آسمان سے آگ بھیج کر تمہارے سب جانور جلا دیئے۔ آپ نے فرمایا

أَتَحْسَبُ أَنْتَ أَنْتَ تَدْعُنَا لِشَيْءٍ ذُنُوبَنَا إِنَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ۚ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں وہی سب چیزوں کا مالک ہے جب چاہے قید سے اور جب چاہے سلسلے سے شیطان یہ صبر و استقلال کا جواب سن کر پریشان ہو گیا۔ پھر اگر اپنے شعلوں پر سے پیاسی کو بھیجا اور ہر سے چھوڑے کھیت اور باغات کو اس نے جلا دیا۔ پھر آیا اور حضرت ایوبؑ سے کہا کہ حضرت جس خدا کی تم عبادت کرتے ہو آج اسی نے تمہارا سب کچھ کھیت اور باغات آگ بھیج کر جلا دیئے اب تم کو چاہئے کہ اس کی عبادت چھوڑ دو۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ میں اپنے مالک واحد لا شریک کے حکم پر راضی ہوں سب چیزیں اسی کی ہی عبادت چاہئے

کہ ! ایوبؑ نے ثابت قدم	نام کو بھی آیا نہیں چہرے پر غم
سجدہ سکر عطا میں گر گئے	کر کے نفرت اس لعین سے چھوڑ گئے
کچھ شکایت عدد شکوہ لب پہ تھا	بلکہ زباں پر تھا وہی ذکر خدا
ہو کے غار کا سمجدہ معبود سے	پھر یوں احمیس سے کہنے لگے
کیوں نہیں تمہارے جلا یا آگ نے	کیوں نہیں تمہارے سنا یا آگ نے

سے لعین مشاکد کہ تو شیطان ہے

تو ہی بے شک و طعن انسان ہے

جب شیطان نے دیکھا کہ یہ میرا کدو فریب نہ چلا اور اس قدر نقصان پر بھی وہی عبادت اور شکر گزاری سے چر اللہ تعالیٰ سے کہا کہ یہ تو ہمارے نقصان تھے میں ان کی شکر گزاری جب جانوں گا کہ ان کا دل اولاد کی طرف سے زخمی ہو۔ چھے ان کی اولاد پر اختیار دے۔ حکم ہوا کہ جاتے کر اختیار دیا۔ شیطان نے اسی وقت آکر آپ کے مکان کو الٹ دیا اور سب لڑکے لڑکیاں دب کر مر گئے اور سب مال و اسباب خرق ہو گیا شیطان یہ دیکھ کر ہراساں ہو کر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ تم جس خدا کی عبادت کرتے ہو اس نے تمہارا مکان مگر دیا اور سب مال و اولاد کو خرق کر دیا یہ خبر دل کو ہلا دینے والی سن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا۔ اَتَحْسَبُ أَنْتَ أَنْتَ تَدْعُنَا لِشَيْءٍ ذُنُوبَنَا إِنَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ۚ سب تعریفیں اور خوبیاں خدا کے لئے ہی ہیں میری جان اور اولاد وغیرہ کا مالک وہی ہے جب چاہتا ہے دیتا ہے اور جب چاہے لے لیتا ہے میں اس

کے حکم پر راضی ہوں اور خدا کی طرف سے شیطان کو کہہ دیا۔

اے نہیں دیکھا مرے ہندے کا حال
کچھ ہوا اس کو کسی شے کا طال
کیا نہیں ثابت قدم دیکھا ہے؟
ذاکرہ غل نہیں پایا اسے
آف نہیں کی اس نے کیا، صابر دم
کیا عبادت میں مری حاضر دم
اے نہیں اب بھی تجھے آیا یقین

آپ نے فرمایا اے غمخوار اللہ کے نبی اور نیک بندے امتحان میں بڑی بڑی تکلیفیں اٹھایا کرتے ہیں
 دیکھ کر تباہی و ادا یعنوب علیہ السلام کتنی مدت تک ارسف علیہ السلام کے غم میں رہتے رہے۔ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے اور امتحان میں پھر سے آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام ایک خوفناک کنویں میں
 ڈالے گئے پھر تیرہ سال قید رہے اور امتحان میں پاس ہوئے۔ اسے رحمت ہم کو بھی چاہئے کہ امتحان میں ثابت
 قدم رہیں اور فرمایا میرے بزرگ بچے یحییٰ بن یونس بہت سبب اور بدبو پیدا ہو گئی ہے یہ مسجد پاک جگہ ہے مجھے کس اللہ جلے
 چلو۔ بی بی رحمت ایک چبوترے پر لے آئیں۔ زخموں کی بدبو سے لگ گھر گئے اور بی بی رحمت سے کہا کہ اس بیمار کو
 باہر جنگل میں لے جاؤ ورنہ یہاں کو پتھروں سے مار ڈالیں گے۔ آپ نے ان کی بے رحمی دیکھ کر بی بی رحمت سے
 فرمایا کہ بہتر یہ ہے کہ تم باہر بستی سے فوراً مجھے لے چلو۔ یہ لوگ مجھ کو بہت جلدی جھول گئے یہ کسی قسم کی مدد
 نہیں کر سکتے تم اس طرح کرو کہ بستی سے باہر جا کر راستے میں بیٹھ جاؤ۔ اگر مسافر راستہ میں طیس تو ان کو کھانا دے
 وہ مجھے یہاں سے اٹھا کر باہر لے جائیں گے۔ بی بی رحمت راستے پر پہنچیں کہ دو جوان مسافر آئے ان سے فرمایا
 کہ اے جوانو کچھ اس دکھا کی بھی مدد کرو گے۔ کہا ضرور کریں گے۔ فرمایا میرے شوہر سخت بیمار ہیں ان کو اٹھا کر
 یہاں باہر کوڑے پر پہنچا دو۔ جوانوں نے کہا بی بی رحمت تمہارے شوہر کا کیا نام ہے اور وہ کون ہیں۔ فرمایا وہ
 اللہ کے نبی ایوب ہیں جو انوں نے کہا

آہ ا وہ ایوب وہ پتیا میر وہ خلیل اللہ کا نورِ نظر
 چل بتا لے حال کو وہ ہیں کدھر جان بھی قسداں ہے ایوب پر

دونوں جوان بی بی رحمت کے ساتھ آئے اور حضرت ایوب کو سلام کیا اور آپ کو دلوں سے اٹھا کر
 بستی کے باہر ایک کوڑے کے ٹھہر پر پہنچا دیا اور سلام کر کے چلے گئے آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ یہ
 دونوں جوان فرستے جبرائیل اور میکائیل تھے جو اللہ کے حکم سے انہوں کی خدمت اور مدد کو زمین پر آیا کرتے
 ہیں پھر آپ نے بی بی رحمت سے فرمایا کہ اے غمخوار! تم میرے ساتھ کیوں تکلیف اٹھاتی ہو میں تم کو
 خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ جہاں تمہارا دل چاہے چلی جاؤ اور آرام کرو۔ انہوں نے فرمایا اے ان کے
 نیجا اور میرے سر کے تاج یہ آپ کی مہربانی ہے کہ میری تکلیف کو پسند نہیں کرتے لیکن قیامت کے روز
 خدا کو کیا جواب دوں گی۔ جب وہ فرمے گا کہ عیش و آرام میں تو ہمارے بندے کے پاس رہی اور تکلیف میں
 بچو کہ الگ ہو گئی۔ میں تو اپنی زندگی کو آپ پر قربان کر دوں گی۔ آپ یہ جواب سن کر بہت خوش ہوئے آپ
 سات برس اکی کوڑے پر پڑے رہے اور جو کچھ کھاتے پیتے وہ پیپ بن کر بہہ جاتا مگر زبان اور دل سے
 اللہ کی یاد میں لگے رہتے۔ بی بی رحمت شردوری کر کے ایک آدھ روٹی لائیں خود بھی کھائیں اور آپ کو بھی کھلائیں

خود سے کہی کہ لوگوں کے دروازے پر جا کر کہیں اللہ کو اللہ کوئی مجھ سے پانی بھروالے، کوئی مجھ سے بھاڑ د
 دلوالے۔ کوئی مجھ سے اناج پسواسے۔ کوئی مجھ سے برقی اور کپڑے دھووالے اور اس کے بدلے ایک روٹی
 دے دے۔ شیطان دشمن انسان کو اب بھی چیلن نہ پڑی اور ایک بزرگ صودت میں بن کر بستیوں میں پھر کر
 لوگوں سے کہہ پھا کہ اس عورت کو اپنی بستی میں نہ آئے دو اور اس سے کوئی کام نہ کر اس کا آدمی کو کڑھک باری
 میں بیا رہے اس پر خدا کا غضب ہے اور یہ اپنے انہوں سے اس کا خون پیپ صاف کرتی ہے ایسا نہ
 ہو کہ وہ عرض تم کو بھی ملک جاوے لوگوں نے یہ بات سن کر بی بی رحمت کو دھکے دے کر بستی سے باہر نکال
 دیا اور سب بستی والوں نے کہا کہ خبردار جو پیر یہاں آئی آپ مدتی ہوئی حضرت ایوب کے پاس آئیں اور آپ سے کہا
 بنبت یوسف زوجہ ایوب کو نور دیدہ دھستہ یعقوب کو
 قوم نے صدیغ دھکے لے دیئے ایچہ وہ اللہ سے ہے قد ہوئے

کچھ نہ کھا یا ترس اک لاچار پیر

کچھ نہ آیا رہم اک بیمار پیر

آپ نے فرمایا ہے رحمت ہمارا استہان ہے۔ صبر کرنے کا مقام ہے۔ گھبراہٹ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ
 صابروں کے ساتھ ہے۔ صبر کا بدلہ بہت اچھا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بہت جلدی کریم اور خوش دیکھو گی
 اب اس کو کڑے پر میرا دل نہیں لگتا۔ بستی سے دور کہیں جنگل میں جھونپڑی بناؤ اور وہاں سے چلو۔ بی بی رحمت
 نے درختوں کی شاخوں سے اور پتروں سے کچھ سایہ سا بنالیا اور یہ انتظار تھا کہ کوئی مسافر سے کیونکہ بستی کے
 آدمی سب دشمن تھے اور حضرت ایوب غلام بیٹھ نہیں سکتے تھے یہ پریشانی دیکھ کر فرشتے بھی گھبرائے۔ فرشتوں
 نے عرض کی کہ رب کریم ہم کو اجازت ہو تو رحمت کی مدد کریں۔ چار فرشتوں کو حکم ہوا کہ جاؤ ہماری تابعدار بندی
 کی مدد کرو۔ فرشتے آدمی کی صودت میں آئے اور انہوں نے حضرت ایوب کو اٹھا کر جھونپڑی میں لٹا دیا۔ وہ
 فرشتے کہنے لگے کہ یہ اللہ کے نبی ہیں اور جنت میں بادشاہ ہوں گے مگر اس ذلیلے فانی میں یہ کوئی ہوئی حالت ہے
 فرشتے آپ کو سلام کر کے دوسرے دوسرے رخصت ہو گئے آپ نے فرمایا بی بی رحمت یہ وہ فرشتے تھے جو جنت
 میں میری کوشیوں کے دربان ہوں گے آپ سات روز کے فاصلے سے یہ پیش ہو گئے بی بی رحمت آپ کو چادر
 اوڑھا کر ایک بستی میں گئیں اور ہر روز اسے پر کہیں، لے گھر والو، اللہ کے نبی ایوب فائق سے یہ پیش ہیں
 کوئی ایک روٹی ان کو دے دو۔ اور اللہ سے جنت سے جو سب گھر واسے جواب دیتے کہ دے دو جا یہاں
 کھڑا بھی نہ ہو۔ آپ بے امید ہو کر ایک صوفی کے نیچے بیٹھ گئیں کہ اسٹھ میں شیطان ایک بزرگ
 آدمی کی صودت میں آیا اور کہا ہے رحمت تیرا شوہر ایوب اور تیرے باپ دادا کا یہ نام ہے تم سب

رنگ پچے جیسے دولت واسے تھے اعدائے تم محتاج ہو گئے اللہ الیہ تکیہ کیا رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خداوند
 واسلے خلایق کی عبادت کرنے والی اس خدا کا اختیار آسمان پر ہے اور یہاں زمین پر میں خدا ہوں یہاں میرا اختیار ہے
 اور الیہ تکیہ کیا نہیں مانتے میری عبادت نہیں کرتے اس لئے میں نے غفہ میں اگر ان کو اعدان کے کتبہ کو تیار
 اور برباد کر دیا۔ تمہاری پریشانی پر مجھ رحم آتا ہے۔ لوہے بگری کا پتھر لے جاؤ اور آسمان واسلے خدا کا نام لے کر
 ان کو ذبح نہ کرنا اور پکا کر الیہ کو کھلا دینا اور پھر میری قدرت کا قاشا دیکھنا کہ گوشت کھاتے ہیں قدرت
 ہو جاتی ہے آپ غم اور ناکہ کی وجہ سے بے حواس تھیں شیطان کے دھوکے میں آ گئیں اعداء کھینچ کر
 یہ شخص جو غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو ممکن ہے زمین پر اسی کا اختیار ہو۔ بگری کا پتھر لے آئیں اور سب
 قطعہ حضرت الیہ سے بیان کیا رہے آپ کہ بہت غفہ آیا اور فرمایا اسے رحمت کیا تو نہیں جانتی کہ زمین و
 آسمان اور مخلوق کا خالق اور مالک وہی ایک خدا ہے اور اسی کو سب اختیار ہے۔ وہی مانتا ہے وہی جانتا
 ہے وہی ہنساتا ہے وہی ترلاتا ہے۔ وہی بنیادوں کو شفا دیتا ہے اور یہ تو شیطان تھا۔ اسی ہے یہاں سے
 دھوکے سے حضرت آدم اور ابراہیم علیہم السلام جنت سے نکلے گئے۔

بی بی رحمت خرمندہ ہوتیں اللہ کہا واقعی مجھ سے غلطی ہوئی میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتی ہوں آپ
 نے فرمایا اسے رحمت یہ بتلاؤ کہ ہم عیش و آرام میں کتنی مدت رہے کہا انٹی برس۔ آپ نے فرمایا کہ نکلیں
 میں کتنا زمانہ گزرا۔ کہا اشارہ برس۔ آپ نے فرمایا پھر تو تم نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں بے انصافی کی۔ ان
 کی بھی ہر آن نکلیں پر کم سے کم انٹی برس تو ہم کو صبر کرنا پڑیے۔ آج سے میں تمہارے ہاتھ کی کئی چیز
 نہ کھاؤں گا اور اپنے ایک پتے خدا کی قسم اگر میں اچھا ہو گیا تو تمہاری اس غلطی پر سو کوڑے ماروں گا پھر
 آپ اس سخت پریشانی کی حالت میں بہت گھبرائے کہ اب شیطان بی بی رحمت کے ذریعے سے میرا بیان طلب
 کرنا چاہتا ہے اور بے چین ہو کر یہ دعا کی

آپ کی ہے مجھ پر سختی لے خدا
 کس سے میں چاہوں مدد تیرے سوا
 سب سے جرح کر دہم والا ہے تو ہی
 دکھ میں ہے کس کا سہارا ہے تو ہی
 مانگتا ہوں میں تجھ سے تیری پناہ
 شر سے شیطانوں کے ہر دم یا الہ

مجھ کو شیطانوں کی چھیڑوں سے بچا
 مجھ پہ وہ غالب ہونے جائیں لے خدا

آپ یہ دعا مانگ ہی رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا سلام اور پیغام لائے کہ
 لے الیہ تکیہ اتم جیسے حاضر و شا کر بندے ہو ہم تم سے بہت خوش ہیں تم نے دعا کی اور ہم نے قبول

کی۔ آپ تم اپنی اثری زمین پر بارہ اور ہاری قدرت کا تماشا دیکھو۔ آپ نے اچری مادی اور پانی ابلتا قرعہ
 ہو گیا اور ذرا سی دیر میں پانی کا چشتر بھر گیا۔ حضرت جبرائیل نے فرمایا کہ آپ اس پانی میں غسل کریں اور ہمیں
 آپ نے غسل کیا اور خوب پیاس بجھ کر پانی پیار اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے صحت یاب ہو گئے اور
 نہایت حسین و جمیل نوجوان بن گئے اور تمام بدن چاندی کی طرح چمکنے لگا اور وہ بارہ نمر کر کے اللہ تعالیٰ
 کا ذکر کرتے ہوئے بدن سے باہر ہو گئے اور سب سونے کے بن گئے پھر حضرت جبرائیل نے آپ کو جنتی
 کپڑے پہنائے اور کھانے کو جنت کا ایک سیب دیا۔ آپ نے آدھا کھا یا اور آدھا لے کر رحمت کے لئے
 رکھا۔ اس وقت روٹی کی تلاش میں گئی ہوئی تھیں۔ آخر کھد کی پیاسی لوٹ آئیں۔ آپ کو جو پٹری میں
 نہ پایا تو نہایت پریشان ہو کر ادھر ادھر تلاش کرنے لگیں حضرت جبرائیل نے پوچھا کہ بی بی تم کس کو دیکھ
 رہی ہو۔ فرمایا میں اپنے پیار کو دیکھتی ہوں خدا جانے اُن پر کیا گزری انہوں نے کہا یہاں تو کوئی پیار نہیں
 ہے آپ بے چین ہو کر روئے لگیں حضرت ابوب نے فرمایا کہ تم اپنے پیار کو پہچانتی ہو کہا ہاں جس وقت
 وہ جوان تھے آپ جیسے تھے۔ آپ نے فرمایا سے

میں نہ کر رحمت نہ گھبرا دل میں تو میں ہی ابوب ہوں لئے نیک و
 فضل کہ پر کر دیا اللہ نے پہلے سے بہتر کر دیا اللہ نے
 ہو گئی اب رحمت پروردگار نصیب اب اس لئے ہے دیں بشار

سُئِلَ كَيْسُ مَرْءٍ مِّنْ اَهْلِ الْاَسْرِ كَا كَدُو

كَر دِيَا ابليس كَوْحَسِ نَسْ ذَلُول

یعنی مے غمخوار اور نا اہل اور پوری اپنا دل کوشش کر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ذرا سی
 دیر میں کہہ کر رحمت بخشی اور وہ بارہ جوان عطا کی۔ امتحان میں پاس کر دیا اور میرے دشمن شیطان
 کو شکست دی۔ بارہ دی اور وہ ظالم اپنی مراد کہ نہ پہنچا۔ لویہ جنت کا سیب کھاؤ۔ بی بی رحمت سیب
 کھانے سے نوجوان شہزادی بن گئیں۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بی بی رحمت کی
 غنیمت پر جو قسم کھائی تھی وہ اس طرح بدی کیجئے کہ سوجھانکھانکھ تھی میں لا لاری بی رحمت کے بدن سے
 لگا دو بس قسم پوری ہو جائے گی یہ جگہ کی تدبیر اسی لئے مقرر ہوئی ہے کہ بی بی رحمت سے اللہ تعالیٰ بہت خوش
 ہے آپ نے اللہ کے اس حکم کے موافق قسم کر پورا کر دیا پس نا اہل و نادان اور صبر کا تاج بی بی رحمت کے سر پر ہے
 اُن کی قبول چوک معاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سب اولاد واد باندی غلام وند بارہ زندہ کر دیئے اور
 دو چند اولاد اور مال و دولت اور کل سامان عطا فرمایا۔ تین رات اور تین دن سونے کی لٹریاں

برسین اور ہمیشہ کے واسطے آپ صابر و شاکر مشہور ہوئے اور آپ کا ذکر مبارک صابر و شاکر لوگوں کے لئے رہبر بنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا **مَا ذَكَرْتُمْ عَبْدًا آيُوتَبُ**

یعنی میں نے ہمارے بندوں میں سے آپ کا ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص آپ کا ذکر کرے گا میں اسے عطا کروں گا جو اس کے لئے بہترین ثواب ہے۔ ان مبارک حالات پر صبر و صبر و شکر کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہئے۔ مگر جس کے ہر شریف پاکر آپ نے وفات پائی اور باری رحمت کی خدمت اور تابعداری اور صبر کا کمال نیک بنیوں کے لئے ایک بہترین نمونہ بنا۔ ان مبارک حالات میں اگر کوئی سمجھے تو ایسے بڑے نایاب سے حاصل ہو سکتے ہیں جیسے ریخ و غم اور آفت میں زیادہ پریشان نہ ہونا۔ بلاؤں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور احسان سمجھنا اور اس کی یاد اور تابعداری میں لگے رہنا۔ شیطان کے دھوکوں میں نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مددگار نہ سمجھنا۔ مضبوطی سے اپنے دین اور ایمان پر قائم رہنا۔ جو لوگوں اپنے مردوں کی خدمت اور تابعداری کو ہر تکلیف میں ان کا ساتھ دینا۔ خدا کی نافرمانیوں سے بچنا۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی رہنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر دیکھنا کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمتیں برسین گی۔

شیطان کے دوست اور دشمن

ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ تو ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانا اور ان کی باتوں کا جواب دے۔ شیطان آپ کو ملا اور کہا خدا نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ نے فرمایا کہ تم مسلمانوں میں کون لوگ میرے دوست ہیں اور کون دشمن ہیں۔ کہا چند قسم کے لوگ میرے دشمن ہیں۔

- ۱۔ سب سے بڑے دشمن تم ہو۔ ۲۔ اور بادشاہ انصاف کرنے والا اور اس میں اہل ریاست اور سب حاکم آجئے۔ ۳۔ وہ مالدار جو اپنے کو اور دین سے چھوڑا سمجھے۔ ۴۔ جو آدمی تجارت کرتا ہو اور بیع کرتا ہو۔ ۵۔ وہ عالم اور غازی جو خدا سے ڈرتا ہو۔ ۶۔ وہ آدمی جو لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتا ہو۔ ۷۔ وہ آدمی جو لوگوں کو رحم کرتا ہو۔ ۸۔ جو آدمی خدا کے مسلمانوں کو کرتا ہو۔ ۹۔ جو حلال کھاتا ہو اور حرام کھائی سے بچتا ہو۔ ۱۰۔ جو شباب و غیرہ ناپاکی سے بچتا ہو اور پاک صاف رہتا ہو۔ ۱۱۔ جو خیرات لگاتا ہو۔ ۱۲۔ جو اچھی عادتیں رکھتا ہو۔ ۱۳۔ جو لوگوں کو نفع بہت پہنچاتا ہو۔ ۱۴۔ جو قرآن امیٹہ پڑھتا ہو۔ ۱۵۔ جو تہجد کی نماز پڑھتا ہو۔

اور یہ دس قسم کے لوگ میرے دوست ہیں وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

- ۱۔ بادشاہ ظالم جو لوگوں پر ظلم کرے اور اسی میں اہل ریاست اور سب حاکم آجئے۔ ۲۔ وہ مالدار مسلمان جو اپنے کو بڑا سمجھتا ہو۔ ۳۔ جو اپنا مال جمع کر بول کر دھوکہ فریب سے پہنچاتا ہو کہ تم کو دینا ہے مگر شراب پیتا ہو۔ ۴۔ نیت۔ چنل کرتا ہو۔ ۵۔ جو نیک کاموں سے دکھا داکرتا ہو۔ ۶۔ جو بیویوں کا مال کھاتا ہو۔ ۷۔ ہمیشہ

دست پر نواز نہ پڑھتا ہو ۹۔ جو زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہو ۱۰۔ جو دنیا کی حرص زیادہ کرتا ہو۔

بیس لمے محمدیہ لوگ میرے پیارے ہیں اور ہٹے صبیحے کے دوست ہیں یہ کہہ کر شیطان نافرمان بھاگ نکلا
نایدہ۔ مسلمان بھائیو اور بہنو! عقل کی بات تم کا ہے کہ شیطان کو اپنا دشمن سمجھو اور اللہ و رسولؐ کا نافرمانی سے
بچ کر اپنا کام نہ کرو کہ شیطان کے دوست بن جاؤ۔

دینی غنبت تو نہ کہ مسلم خدا کے واسطے	عقل نہ کہچہ تو بھلا روز جزا کے واسطے
حرص و غصہ بغض و کینہ غنبت و کفر و فحش	ہمت و ن کرتا ہے علم رب و نفا کی واسطے
پڑھ کے تو قرآن کو کچھ جمع کر لے آب شباب	قبر پر کون آئے گا پھر نفاق کے واسطے
حق کا نافرمانیوں سے باز آ تو باز آ	اگ دوزخ کی پھر کتنی ہے سزا کی واسطے
کام دوزخ کے کرے اور جنت کا ہے گنہگار	قہر جنت تو بنا ہے پادشا کے واسطے
یا الہی اپنی ذات کبریٰ کے واسطے	سودہ عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے

دل کو میرے الغت نیلے سے کرے پاں حیا

سہرے صبح کام یوں تیری رضا کے واسطے

مسلمان کو عیش و آرام جنت میں ملے گا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
لے خطاب کے بنے عفر کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ ہمارے لئے آخرت میں آرام ہو گا۔ فائدہ
حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کھجور کی چٹائی
پر لیٹے ہوئے تھے کوئی کپڑا اس پر نہ بچھا ہوا انہیں تھا اند چٹائی کے نشان آپ کی کمر مبارک پر پڑ گئے تھے اور سر
کے نیچے پڑے کاٹھیر تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم
دنائیس اور ایمان کے بادشاہ خدا کی عبادت نہیں کرتے کافر ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو مال و دولت اور عیش
و آرام بہت کچھ دیا ہے۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی امت پر یعنی مسلمانوں پر رزق کثرت
کرے قہر آپ سے فرمایا کہ اسے عفر! تم کس خیال میں ہو مسلمان کو مٹا صبح نہیں گواہ دنیا کے مال کے عیش
و آرام کی آواز دکرے اس لئے کہ مسلمان کے آرام کرنے کا حکم جنت میں ہے لہذا کافروں کو دنیا میں آرام ہے
دنیا ان کے لئے جنت ہے اور آخرت میں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دنیا مسلمان کے لئے جہنم ہے
نظارہ ہے کہ جیل خانہ میں آرام نہیں ہوتا (بخاری و مسلم)

لے خدا کا رزق کو دنیا میں آرام ملتا ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کافروں کی دولت اور عیش و آرام دیکھ کر مسلمان کو رال نہ چسکانی چاہیے۔ بلکہ مضبوطی سے اللہ و رسول کے حکموں پر چل کر اپنی آخرت بندھے۔

داسے دنیا کے کیوں لے بے خبر	تھو کریں کھانا پھرے ہے وہ بدر
آخرت کے کار سے غافل نہ ہو	دولت دنیا پہ تو مائل نہ ہو
خواب سے سر کو اٹھا اور آنکھ کھول	بدونیک کو عقل میں اپنی تول
یہ آخر کو جان تی سے ہوگی جدا	تیرا کون ہے پھر خدا کے سوا
غنیست سمجھ لے جو ہے زندگی	تو خدا کی اس میں کہ بندگی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے	یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
ہے یہ جنت داسے کفار کے	ظلم و فساق دیدار کے

اور جو میں کو ہے زندانی یہ جہاں
عیش و آرام زنداں میں کہاں

بعض مسلمان ایسے بھی ہیں جو کافروں کی خوش حالی اور مال و دولت دیکھ کر رال چسکاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کے بارے میں یہ فرماتا ہے کہ لے مسلمانو! تم کو کافروں کے مال اور اولاد و عرص اور دھوکے میں نہ ڈالیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دنیا کیوں باریکھی ہے ان کی دنیا اچھی نہیں باریکھی، بلکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ ان کافروں کو دنیا کی زندگی میں مال اور اولاد کی وجہ سے گرفتار عذاب ہی سکے اور یہ دنیا ہی کے نروں میں رہ کر کفر ہی کی حالت میں مر جاویں (سورۃ التوبہ) فائدہ
اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موافق دیکھنے میں ہی آتا ہے کہ کافر لوگ دنیا میں اسی دھوکے میں لگے رہتے ہیں اور خوب مال کو جمع کرتے ہیں اور بڑے بڑے محلات اور کوشیاں اور باغات بنواتے ہیں اور آخرت کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک دن راکھ کا ڈھیر ہو جاتے ہیں مسلمان کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔

دیکھ فرماتے ہیں خیر البشر	جو کوئی دنیا کے مانی چھوڑ کر
دین کو دل سے کرے ہے اختیار	خود بخود دنیا ہو آگ پر خار
کام اس کے دنیا دہی کے تمام	ہوتے ہیں آسان لے نیک نام
جس نے کی دنیا مقدم دین پر	وہ ہوا خوار و تباہ غمناک

ہو گیا اس شخص پر قہر خدا
جو ہوا دنیا کے دلی پر مستلا

مکتبہ الفریدیہ

مزید کتب حاصل کرنے کیلئے مکتبہ الفریدیہ
 چینل میں جوائن ہو کر صدقہ جاریہ کی نیت
 سے لنک کو شیئر کریں مکتبہ الفریدیہ چینل
 میں کل کتابیں ایک لاکھ پچاس ہزار سے
 زیادہ کتابیں ہر موضوع پر کتابیں دستیاب ہے
 اس لئے چینل میں شامل ہو کر اپنے دوست
 احباب کو شامل ہونے کی دعوت دیں شکریہ
 فقط والسلام

منجانب مکتبہ الفریدیہ